عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۶ | ۲۴/ جمادی الثانی تا یکم رجب ۱۴۲۸ھ مطابق ۹ تا ۱۵/ جولائی ۲۰۰۷ء | شمارہ: ۲۶

برطانوی حکومت کی اسلام دشمنی!

اہلِ پاکستان سراپا احتجاج بن گیا

ملعون رُشدی کی پذیرائی

ملکۂ برطانیہ کا قابلِ نفرت اقدام

شعور کی بیداری

بجتا ہوا زیور

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuw
http://www.khatm-e-nubuw

مولانا سعید احمد جلال پوری

قادیانی غیر مسلم کیوں؟

ساجد حسین' پشاور

س:..... کن وجوہات کی بناپر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے' جب کہ قادیانیوں کا کلمہ اور حضرت محمدؐ پر کامل یقین ہوتا ہے؟

ج:...... قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں' مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا' حالانکہ قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات اور دو سو سے زائد احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری نبی قرار دیا گیا ہے' اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنا کفر ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے تمام انبیاء کرام کی توہین و تنقیص کی ہے' ان کو گالیاں دی ہیں' اگر قادیانیوں کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان ہوتا تو وہ مرزا غلام احمد قادیانی جیسے مدعی نبوت کو نبی' رسول' مسیح اور مہدی کیوں مانتے؟ وہ تو ایک شریف انسان کہلانے کا مستحق نہیں چہ جائیکہ اس کو نبی و رسول مانا جائے۔

قادیانی جب کلمہ شریف پڑھتے ہیں تو اس پر محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

''ہاں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے آنے سے (کلمہ کے مفہوم میں) ایک فرق ضرور پیدا ہوگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت سے پہلے تو ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے' مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت کے بعد ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی' لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے (کیونکہ زیادہ شان والا نبی مرزا قادیانی اس کے مفہوم میں شامل ہوگیا...... ہاں مرزا کے بغیر یہ کلمہ مہمل' بے کار اور باطل رہا' اسی وجہ سے مرزا کے بغیر اس کلمہ کو پڑھنے والے کافر' بلکہ پکے کافر ٹھہرے...... ناقل) غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے' صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی آمد نے ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کردی ہے۔

علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی' کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے' جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے: ''صار وجودی وجودہ'' (میرا وجود بعینہٖ محمد رسول اللہ کا وجود ہے' ترجمہ از ناقل) نیز ''من فرق بینی وبین المصطفٰی فما عرفنی وما رای'' (جس نے میرے درمیان اور مصطفٰی کے درمیان تفریق کی' اس نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ دیکھا' ترجمہ از ناقل) اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا' جیسا کہ آیت ''آخرین منہم'' سے ظاہر ہے' پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے' جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے' اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں' ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ فتدبروا۔'' (کلمۃ الفصل ص:۱۵۸)

آپ نے دیکھا مرزائی جب کلمہ پڑھتے ہیں تو اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں' اس لئے وہ کافر اور زندیق ہیں۔

ہفت روزہ
ختم نبوت

شمارہ:۲۶ ۲۴/جمادی الثانی تا یکم رجب ۱۴۲۸ھ مطابق ۸ تا ۱۵/جولائی ۲۰۰۷ء

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

بیاد

...ریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
...ث پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
...اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
...اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
...ث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
...ح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
...ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
...ت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
...ین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
...اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
...سلام حضرت مولانا عبد الرحیم اشعرؒ
...ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

مجلس ادارت

...اکٹر عبد الرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری
...محمد میاں حماوی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
...ادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا بشیر احمد
...محمد اسماعیل شجاع آبادی — مولانا قاضی احسان احمد

... محمد انور رانا — **کمپوزنگ** محمد فیصل عرفان

قانونی مشیر

...علی حبیب ایڈووکیٹ • منظور احمد میو ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

شاتم رسول کی پذیرائی	اداریہ	۴
برطانوی حکومت کی اسلام دشمنی!	مولانا سعید احمد جلال پوری	۷
احسان کا تعلق	مجیب الرحمن منصور	۱۷
بجھا ہوا زیور	مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری	۲۰
شعور کی بیداری	مولانا شمس الحق ندوی	۲۲
مجدد کی شناخت	یوسف سلیم چشتی	۲۳

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

...دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
...جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Tr...
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Ka...
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوت

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

شاتم رسول رشدی کی پذیرائی

ملکہ برطانیہ کا قابل نفرت اقدام!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

بلاشبہ جس طرح انسان کی زندگی میں بعض ایسے غیر معمولی اور غیر متوقع حالات' واقعات اور سانحات پیش آتے ہیں کہ اس کے حواس ماؤف ہوجاتے ہیں' اس سے سوچنے' سمجھنے اور بولنے کی قوت سلب ہوجاتی ہے' وہ گم سم ہوتا ہے' اور اپنے اندر دکھ' درد' تکلیف اور اذیت کے اظہار و بیان کی طاقت نہیں رکھتا' ٹھیک اسی طرح بعض اوقات دین و مذہب کے خلاف کی جانے والی سازشوں' ریشہ دوانیوں' فتنہ سامانیوں' فتنہ پردازیوں اور فتنہ پروروں کی پیدا کردہ صورت حال سے انسان ایسا بے حال ہوتا ہے کہ اس کو کچھ سجھائی نہیں دیتا کہ وہ کیا کرے؟ اور کرے تو کیسے کرے؟

اس تکلیف دہ صورت حال سے وہ اس قدر متاثر ہوتا ہے کہ اپنے قلب وجگر کی آزردگی' شکستگی' بے چینی' بے اطمینانی' بے سکونی اور اس سے پہنچنے والی اذیت' تکلیف' اندرونی زخم اور گھاؤ کسی کو دکھا سکتا ہے اور نہ اس کو اظہار و بیان کا جامہ پہنا سکتا ہے' ایسے میں زبان و بیان اور قلم وقرطاس بھی اس کی ترجمانی سے قاصر نظر آتے ہیں' وہ اپنے آپ کو دین' مذہب' خدا' رسول' اپنے اکابر اور مقدس شخصیات بلکہ اپنے ضمیر کا مجرم گردانتا ہے۔

اس کو سمجھ نہیں آتا کہ وہ اس صورت حال سے کیونکر عہدہ برآ ہو؟ اور اپنی ذمہ داریوں کو کیسے نبھائے؟ بلکہ وہ اپنے آپ کو اور اپنی زندگی کو بے مصرف جانتا ہے' اس کا ضمیر اس کو کسی کروٹ چین نہیں لینے دیتا اور ملامت کرتا ہے کہ تیرے جیتے جی تیرے دین' مذہب' نبی رسول' اور مقدس شخصیات پر ناروا اور رکیک حملے کئے جاتے ہیں اور تو اس کا دفاع نہیں کرسکتا تو تیرے زندہ رہنے کا کیا مصرف ہے؟

دراصل مسلمان اپنی ذات' جان' مال' عزت' آبرو' آل' اولاد اور خاندان کی حد تک ہر قسم کی توہین وتنقیص برداشت کرسکتا ہے اور اس سلسلہ کی ہر قربانی دے سکتا ہے' لیکن اگر اس کے دین' مذہب' خدا' رسول' مقدس شخصیات اور شعائر اسلام پر کوئی حرف آنے لگے یا ان کی توہین وتنقیص کی جائے تو وہ اس پر کسی قسم کی سودے بازی' نرمی اور مداہنت کا روادار نہیں ہوتا۔

چنانچہ تجربہ اور مشاہدہ بھی یہی ہے کہ جب کسی کی متاع عزیز پر حملہ کیا جائے تو آدمی اس کے دفاع' حفاظت اور صیانت کے لئے سب کچھ کرنے کو تیار ہوتا ہے' اس وقت دنیا ومافیہا سے بے نیاز اس کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ کسی طرح اس کی متاع عزیز کی حفاظت وصیانت ہو۔

چنانچہ وہ حملہ آور سے نفرت کے اظہار کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لاتا ہے اور اپنی زبان و بیان بلکہ حرکت وسکون سے حملہ آور اور اس کی اس گھناؤنی کارروائی کی قباحت وشناعت کو اس طرح بیان کرتا ہے کہ دیکھنے اور سننے والے اس کو مجنون و پاگل سمجھتے ہیں' مگر دیکھا جائے تو وہ اس میں معذور ہے' کیونکہ وہ اپنے جذبہ ایمان وایقان اور خلوص واخلاص کے ہاتھوں مجبور ہوتا ہے۔

جیسا کہ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری قدس سرہ' فتنہ قادیانیت کے خلاف امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ کی نفرت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’میں نے اپنی زندگی میں کسی بزرگ اور عالم کو اس فتنہ پر اتنا دردمند نہیں دیکھا‘ جتنا کہ حضرت امام العصرؒ کو‘ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دل میں ایک زخم ہو گیا ہے‘ جس سے ہر وقت خون ٹپکتا رہتا ہے‘ جب مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لیتے تو فرمایا کرتے تھے: ’’لعین ابن اللعین لعینِ قادیان‘‘ اور آواز میں عجیب درد کی کیفیت محسوس ہوتی‘ فرماتے تھے کہ: لوگ کہیں گے کہ یہ گالیاں دیتا ہے‘ فرمایا کہ: ’’ہم اپنی نسل کے سامنے اندرونی دردِ دل کا اظہار کیسے کریں؟ ہم اس طرح قلبی نفرت اور غیظ وغضب کے اظہار کرنے پر مجبور ہیں‘ ورنہ محض تردید وتنقید سے لوگ سمجھیں گے کہ یہ تو علمی اختلافات ہیں‘ جو پہلے سے چلے آتے ہیں۔‘‘ (پیش لفظ خاتم النبیین‘ ص:۲۴)

ٹھیک اسی طرح اس موقع پر ہم ملعون سلمان رشدی‘ اس کی شیطانی آیات اور ملکہ برطانیہ کے اس اقدام کے خلاف اپنی نفرت کے اظہار پر مجبور ہیں اور ہمارے خیال میں دنیا جہاں کی لغات میں ایسے کوئی الفاظ نہیں‘ جن کے ذریعہ ہم ان سے اپنی نفرت کا اظہار کرسکیں‘ بلکہ دنیا جہاں میں سب وشتم کا کوئی لفظ اور نفرت و بیزاری کا کوئی جملہ ایسا نہیں‘ جس کے استعمال سے ہم سمجھیں کہ ہم نے دشمنانِ رسول کی گستاخی کا بدلہ چکا دیا ہے۔

بلاشبہ ایک ملعون و مردود شخص‘ حیاباختہ‘ انسان بلکہ انسان نما درندے اور امت مسلمہ کے جذبات مشتعل کرنے والے ’’لعین ابن اللعین لعینِ برطانیہ‘‘ کو تاج برطانیہ کی علم بردار نام نہاد ملکہ برطانیہ نے اس کی دل آزار اور غلیظ کتاب پر ’’سر‘‘ کا خطاب دے کر اپنی اسلام دشمنی کی سابقہ روش کی یاد تازہ کردی ہے‘ کیونکہ اس سے قبل ملکہ برطانیہ کے آباؤ اجداد نے بھی متحدہ ہندوستان سے ایک ایسے ہی انسان نما بھیڑیے مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے کھڑا کیا تھا‘ بلاشبہ سلمان رشدی‘ اس کی دل آزار کتاب اور اس پر برطانیہ کی جانب سے نوازشات کی بارش‘ بھی اسی تاریخی تسلسل کا ایک حصہ ہے۔

ملعون سلمان رشدی یا بالفاظ دیگر شیطان رشدی اور اس کی بدبودار کتاب شیطانی آیات ناقابل تعارف ہیں‘ اس لئے کہ ان کا تعارف کرانا اپنے قلم و قرطاس کو غلاظت سے ملوث کرنے کے مترادف ہے۔

پھر یہ بھی ملحوظ رہے کہ تعارف کسی قابل ذکر چیز کا ہی کرایا جاتا ہے‘ غلاظت وگندگی کے کیڑے اور گوبر کے گبریلے کا کوئی تعارف نہیں کرایا کرتا۔

مگر اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ ’’لکل ساقطة لاقطة‘‘...... ہر گری پڑی چیز کا کوئی نہ کوئی اٹھانے والا ہوتا ہے...... کے مصداق ملعون رشدی اور اس کی ’’شیطانی آیات‘‘ کا بہرحال ایک حلقہ ہے‘ اس کے چاہنے والوں‘ اس کی ہمت افزائی اور تحسین کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد ہے‘ اور اس کی داد دینے والوں کے حلقہ میں چھوٹے موٹے نہیں‘ ’’بڑے بڑے‘‘ لوگ شامل ہیں‘ حتیٰ کہ تاج برطانیہ اور امریکا...... جیسی سپر طاقت...... بھی اس کے مداحوں میں سے بلکہ اس کو اپنا ترجمان ونمائندہ باور کرتے ہیں۔

اگر آپ کو گٹر کے لال بیگ‘ غلاظت وگندگی کے کیڑے اور گوبر کے گبریلے کے شکل وشبہات اور تعفن وبدبو سے گھن آتی ہے یا آپ انہیں دیکھ کر ابکائی کرنے لگتے ہیں‘ تو ضروری نہیں کہ دوسروں کے لئے بھی وہ ایسے ہی قابل نفرت ہوں‘ اس لئے کہ غلاظت خور جانور اور گندگی پسند‘ حیوانات انہیں بہت ہی شوق سے کھاتے ہیں۔

ٹھیک اسی طرح اگر ملعون سلمان رشدی اور اس کی غلیظ کتاب شیطانی آیات سے دنیا بھر کے مسلمانوں‘ غیر جانبدار انسانوں اور انصاف پسند غیر مسلموں کو گھن آتی ہے یا اس کا نام سن کر وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں‘ تو بہت سے غلاظت وگندگی کے دلدادہ‘ شرافت ودیانت‘ تہذیب وتمدن‘ عقل وشعور سے عاری اور دین ومذہب کے باغی‘ نہ صرف ان کو عزیز رکھتے ہیں‘ بلکہ ملعون رشدی‘ اس کی غلیظ سوچ اور اس کی دل آزار کتاب ذہن ان کے دل کی آواز اور ذہن وفکر کی ترجمان ہیں۔

قطع نظر اس کے کہ غلاظت وگندگی کا ذکر وتذکرہ لطیف مزاج انسانوں کے لئے سننا اور پڑھنا مشکل ہوتا ہے‘ کیونکہ غلاظت وگندگی کے تذکرہ سے بھی بہرحال ایک قسم کے تعفن اور بدبو کا احساس ہوتا ہے۔

تاہم جس طرح قرآن کریم اور دوسری مقدس کتب میں اعدائے اسلام کا تذکرہ اور ان کے سڑے ہوئے عقائد ونظریات کا ذکر کیا گیا ہے‘ اسی طرح یہاں بھی امت کی راہ نمائی کے لئے ملعون رشدی کی شخصیت‘ اس کا آبائی پس منظر‘ اس کی تعلیم وتربیت‘ فطری جذبات‘ مذہب بیزاری وغیرہ سے نقاب کشائی کی جاتی ہے۔

سلمان رشدی یا شیطان رشدی اصلاً ہندوستانی ہے‘ وہ ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کے مشہور ساحلی شہر بمبئی میں پیدا ہوا‘ پیدائشی طور پر اس کی طبیعت وسرشت میں شرارت‘ خباثت‘ ذہنی آوارگی کے جراثیم تھے‘ ۱۹ سال کا ہوا تو والدین پاکستان منتقل ہوگئے‘ مگر یہ پھر بھی بمبئی میں رہا‘ آخر میں برطانیہ منتقل ہوگیا‘ کیمبرج سے گریجویشن کی‘ برطانوی مادر پدر آزاد ماحول‘ انگریزی تہذیب وتمدن نے جلتی پر تیل کا کام کیا‘ تو سلمان رشدی سو فیصد مذہب دشمن ہوگیا‘ اس کی پہلی تصنیف ۱۹۷۵ء میں وجود میں آئی تو اس کی متنازعہ کتاب "SATANIC VERSES"......شیطانی آیات......۱۹۸۸ء میں منظر عام پر آئی۔

ملعون رشدی نے اپنی اس کتاب میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم‘ حضرات صحابہ کرام اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم اجمعین کے خلاف جو زبان استعمال کی ہے‘ کوئی باغیرت مسلمان ان کو لکھنا‘ اور سننا گوارا نہیں کرسکتا۔

کتاب اور اس کے مصنف کے خلاف ایک ادنیٰ مسلمان کے کیا جذبات ہیں؟ اس کا ہلکا سا اندازہ قومی اسمبلی کے اسپیکر جناب امیر حسین گیلانی کے اس بیان سے لگایا جاسکتا ہے کہ: ”اگر ملعون رشدی میرے سامنے آجائے تو میں اسے قتل کردوں گا۔“

بلاشبہ ہر مسلمان کے اس ملعون اور اس کی دل آزار کتاب کے بارہ میں یہی جذبات ہیں‘ اے کاش! کہ وہ برطانیہ کی گود اور سرپرستی میں نہ ہوتا تو راجپال کے اس جانشین کو کوئی غازی علم الدین شہید کب کا ٹھکانے لگا چکا ہوتا۔

ہمیں اس پر ذرہ بھر کوئی تعجب وحیرت نہیں کہ: ملکہ برطانیہ نے اس ملعون کو سر کا خطاب کیوں دیا ہے؟ اس لئے کہ حکومت برطانیہ کا ہمیشہ سے یہی وتیرہ رہا ہے‘ کیونکہ مسلمانوں کے دین وایمان پر حملہ اس کا محبوب مشغلہ رہا ہے‘ چنانچہ کبھی اس نے مسلمانوں کے خلاف میر جعفر وصادق کھڑے کئے تو کبھی مرزا غلام احمد قادیانی‘ کبھی لارنس آف عریبیہ کو اٹھایا تو کبھی غلام احمد پرویز کو‘ کبھی یوسف کذاب کو کندھا دیا تو کبھی ریاض احمد گوہر شاہی کو‘ کبھی تسلیمہ نسرین کی پیٹھ ٹھوکی تو کبھی سلمان رشدی کی۔

غرض اسلام دشمنی‘ برطانیہ اور اقوام مغرب کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے‘ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اگر وہ اسلام دشمنی چھوڑ دیں تو ان کا کھانا ہضم نہ ہوگا‘ یا ان کے پیٹ میں مروڑ اٹھیں گے‘ یا برطانیہ اپنا قدیم تشخص کھو بیٹھے گا‘ اس لئے کہ ”لڑاؤ اور حکومت کرو“ اس کا پرانا اصول ہے اور وہ اس کے بغیر نا ممکن ہے۔

اس موقع پر ہم پاکستان بھر کے تمام شہریوں‘ مذہبی‘ سیاسی لیڈروں‘ علماء اور دانشوروں حتیٰ کہ قومی وصوبائی اسمبلی اور سینیٹ ممبران کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنے تئیں برطانیہ بہادر سے اس لائق شرم کارنامہ پر بھرپور احتجاج کیا ہے‘ بلکہ صحیح معنی میں احتجاج کا حق ادا کردیا ہے۔

ہمارے خیال میں جن لوگوں نے اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کی خاطر کسی بھی درجہ میں آواز اٹھائی ہے‘ انہوں نے اپنی نجات اخروی کا سامان کرلیا ہے‘ اور جو لوگ اس سے محروم رہے ہیں‘ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئے الا یہ کہ توبہ واستغفار کرکے اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کریں۔

بہرحال مسلمانوں کو اب جان جانا چاہئے کہ ان کا اصلی دشمن کون ہے؟ اور کس کے اشارہ پر یہ مہرے حرکت کرتے ہیں؟ دہشت گردی کے نام پر مسلمانوں کو نابود کرنے والے ہی دراصل سب سے بڑے دہشت گرد ہیں‘ لہٰذا سب سے پہلے ان کے خلاف کارروائی کرنے کی ضرورت ہے‘ لہٰذا اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہوں‘ دوست دشمن کو پہچانیں‘ دوستوں کو ساتھ ملائیں اور دشمنوں کے خلاف مورچہ سنبھالیں تو انشاء اللہ بہت تھوڑے وقت میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ملعون رشدی کو "سر" کا خطاب...... اہالیانِ پاکستان سراپا احتجاج

برطانوی حکومت کی اسلام دشمنی!

مولانا سعید احمد جلال پوری

تاج برطانیہ کے وارثوں نے ہمیشہ سے اسلام' پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کو اپنا حریف اور دشمن جانا اور سمجھا ہے' یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اسلام' پیغمبر اسلام' مسلمانوں اور ان کی مقدس شخصیات کی توہین و تنقیص اور تحقیر و تذلیل کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا' صرف یہی نہیں بلکہ پورا مغرب' مغربی دنیا' امریکا' اس کے اتحادی اور دنیا بھر کے عیسائی' یہودی کم از کم اس نقطہ پر متحد و متفق ہیں۔

چنانچہ اپنے متفقہ دشمن کو نیچا دکھانے' اسے ذلیل کرنے' ذہنی اذیت میں مبتلا کرنے' اسے صفحۂ ہستی سے مٹانے اور نابود کرنے کے معاملہ میں بھی ان کی ایک سے دو رائیں نہیں ہوئیں۔ اندرونی اعتبار سے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے جانی دشمن کیوں نہ ہوں' مگر ظاہری طور پر وہ متحد ہیں اور ان کو متفق و متحد کرنے والی ایک ہی چیز ہے' اور وہ ہے اسلام' پیغمبر اسلام اور مسلمان دشمنی!

غالباً انہیں اس کا پورا پورا یقین ہے کہ ہم میں سے اکیلا کوئی بھی مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا' اس لئے جہاں وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے' ان میں عصبی' گروہی اور مذہبی اختلافات پیدا کرنے اور ان کو کمزور کرنے کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہیں' وہاں وہ ایسے تمام افراد' گروہوں اور جماعتوں کو بھی اپنا معاون' محسن' ترجمان اور نمائندہ سمجھتے اور جانتے ہیں جو ان مقاصد میں ان کی ہمنوائی کرسکے۔

چنانچہ مغرب کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے تو اندازہ ہوگا کہ اسلام' پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بھونکنے والی ہر زبان' خاراشگاف قلم' اور غلیظ دل و دماغ کو ان کی سرپرستی' تائید اور ہر طرح کا اعتماد و تعاون حاصل رہا ہے۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر ملعون سلمان رشدی تک ہر ایک ان کی گود میں بیٹھ کر اسلام کے خلاف مورچہ بند رہا ہے' اور ہر ایک پر انہوں نے اپنی نوازشات کی بارش کی ہے۔

جب مرزا غلام احمد قادیانی کا فتنہ اپنے انجام کو پہنچا اور مسلمانوں نے متفقہ طور پر قادیانیت کے شجرۂ خبیثہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا تو شیطان مغرب نے ملعون رشدی کو اس کام کے لئے منتخب کیا' چنانچہ اس نے جب ۱۹۸۸ء میں شائع ہونے والی اپنی "شیطانی آیات" میں فحش گالیوں' شہوت انگیز مضامین کے علاوہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام' آقائے دو عالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم' ازواج مطہرات اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے خلاف انتہائی دل آزار' گھٹیا' سوقیانہ اور غلیظ زبان استعمال کی' تو اس کی اس ناپاک جسارت و خباثت پر پورے عالم اسلام نے شدید احتجاج کیا اور اس شرمناک و ناپاک کتاب کی ضبطی' پابندی اور ملعون رشدی کو اس ہرزہ سرائی پر بھرپور سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا' مگر افسوس! کہ اہل مغرب نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے احتجاج کو مسترد کرتے ہوئے ملعون رشدی اور اس کی ملعون شیطانی کتاب کو تحفظ دیا بلکہ ملعون رشدی کو بھرپور سرپرستی اور تحفظ سے نوازا گیا' چنانچہ وہ برطانوی اسپیشل برانچ پولیس کی نگرانی میں زندگی بسر کرنے لگا' اخباری رپورٹ کے مطابق حکومت برطانیہ اب تک ملعون رشدی کی سیکورٹی پر تقریباً ایک کروڑ برطانوی پاؤنڈ خرچ کرچکی ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ معاملہ کسی قدر ذہنوں سے اوجھل ہونے لگا تھا کہ اس سال ملکہ الزبتھ دوم نے اپنی سالگرہ کے موقع پر ملعون رشدی کو ادب کے نام پر "سر" کا خطاب دے کر ایک بار پھر مسلمانوں کے قلوب کو چھلنی کردیا' جس پر دنیا بھر کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں نے بھرپور احتجاج کیا اور حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ اس خطاب سے مسلمانوں کے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے' لہٰذا ملعون رشدی سے یہ خطاب و اعزاز واپس لیا جائے' اس قضیہ کو آج تقریباً دس روز ہونے کو آئے ہیں' مسلم حکومتیں' سیاسی مذہبی راہ نما' عوام اور تاجر برادری نے اپنی دینی' ملی غیرت و حمیت کا ثبوت دیتے ہوئے اس پر بھرپور احتجاج کیا اور تاحال یہ احتجاج جاری ہے' مگر افسوس کہ برطانوی حکومت ابھی تک اپنی اسلام دشمنی پر مبنی ناپاک روش پر نہایت ڈھٹائی اور بے شرمی سے قائم ہے' اس سلسلہ میں کراچی کی حد تک اخبارات میں جو احتجاجی بیانات' جلسے' جلوس اور احتجاج ہوئے یا معاصر اخبارات نے اداریے' کالم لکھے ہیں' مناسب معلوم ہوتا ہے ان میں

سے منتخب بیانات' احتجاج اور اداریتی نوٹس کو تاریخ وار ذیل میں درج کردیا جائے:

روزنامہ ''اسلام'' کراچی:

(۱)

لندن (ثناء نیوز) ملکہ الزبتھ نے اپنی سالگرہ کے اعزازات کی لسٹ میں ملعون ناول نگار سلمان رشدی کو ادب کی خدمات کے صلے میں نائٹ ہڈ یعنی ''سر'' کا خطاب دیدیا' یاد رہے کہ سلمان رشدی کو اپنی کتاب ''اسٹینک ورسس'' کی اشاعت کے بعد کفر کے فتوے کے بعد کئی سال روپوشی کی زندگی گزارنی پڑی تھی اور برطانیہ کی سیکورٹی پولیس کو اس کی حفاظت کرنی پڑی تھی اس کی کتاب نے دنیا بھر میں مسلمانوں کی دل آزاری کی تھی تاہم ۱۹۹۹ء میں دوبارہ منظر عام پر آنے کے بعد بھی بھارتی نژاد مصنف نے تنازعات کا ساتھ نہیں چھوڑا' اس نے مسلمان عورتوں کے حجاب کے مسئلے میں کامنز کے رہنما جیک اسٹرا کی حمایت کی اور اسلامی ٹوٹیلریزم یا مرکزی مطلق العنانیت کے متعلق خبردار کیا۔'' (روزنامہ ''اسلام'' کراچی' ۱۷/ جون ۲۰۰۷ء)

(۲)

''کراچی (اسٹاف رپورٹر) وزیر اعلیٰ سندھ نے شاتم رسول سلمان رشدی کو سر کا خطاب ملنے پر اس اقدام کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ شاتم رسول سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینے سے مسلم امہ کے جذبات مجروح ہوئے ہیں' جبکہ اب کسی بھی مسلمان کے لئے اپنے لئے یا اپنے کسی جد امجد کے نام پر سر کے خطاب کا استعمال ناقابل برداشت بن گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ احتجاج کے طور پر اور ناموس رسالت' سے محبت کا اظہار کرکے سر کا خطاب برٹش حکومت کو واپس کریں' کیونکہ اب کوئی بھی غیرت مند مسلمان سر کا لقب شاتم رسول سلمان رشدی کو دینے کے بعد اپنے لئے عزت نہیں بے عزتی سمجھتا ہے۔''

(روزنامہ ''اسلام'' کراچی ۱۷/ جون ۲۰۰۷ء)

(۳)

''لاہور (ثناء نیوز) پنجاب اسمبلی نے برطانوی حکومت کی جانب سے ملعون سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینے کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ سلمان رشدی سے سر کا خطاب واپس لیا جائے' پنجاب اسمبلی کے اجلاس کے دوران پوائنٹ آف آرڈر پر ایم ایم اے کے رکن اسمبلی احسان اللہ وقاص نے ایوان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروائی' جس پر اسپیکر چوہدری افضل ساہی نے رولنگ دی کہ پورے ایوان کی طرف سے اس واقعہ کی مذمت کی جاتی ہے' پورا ایوان اس معاملے پر معزز رکن کے ساتھ ہے۔'' (روزنامہ ''اسلام'' کراچی ۱۸/ جون ۲۰۰۷ء)

(۴)

''اسلام آباد (آن لائن) قاضی حسین احمد نے شاتم رسول ملعون سلمان رشدی کو برطانیہ کی ملکہ الزبتھ کی طرف سے سر کا خطاب دینے پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس اقدام سے برطانیہ کے اندر مسلم مخالف سوچ کا اظہار ہوتا ہے' سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینے پر اپنے رد عمل میں قاضی حسین احمد نے کہا کہ ملکہ کے اس اقدام سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں' انہوں نے کہا کہ ملکہ الزبتھ اور اس کے اردگرد کے لوگ بخوبی آگاہ تھے کہ مسلمان سلمان رشدی کے خلاف کس قسم کے جذبات رکھتے ہیں اور سلمان رشدی کی متنازعہ کتاب کے خلاف احتجاج کے بارے میں بھی جانتے تھے' لیکن ان تمام باتوں کو نظرانداز کرکے اسے سر کا خطاب دینا برطانوی ملکہ کے دل میں موجود مسلم ممالک کے خلاف جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔''

(روزنامہ ''اسلام'' کراچی ۱۸/ جون ۲۰۰۷ء)

(۵)

''ڈیرہ غازی خان (اے این این) متحدہ مجلس عمل کے مرکزی سیکریٹری جنرل اور قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ برطانوی حکومت نے شاتم رسول سلمان رشدی کو ''سر'' کا خطاب دے کر امت مسلمہ کے جذبات اور اس کے عقیدے کا مذاق اڑایا ہے' برطانیہ نے پہلے سلمان رشدی کو رسول آخرالزمان کی شان میں گستاخی پر پناہ دی اور اب ''سر'' کے خطاب سے نوازا ہے' یہ خطاب فوری طور پر واپس لیا جائے اور مسلمانوں سے معافی مانگی جائے' امت مسلمہ اس پر سراپا احتجاج ہے' دنیا کے مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ جمعہ کو یوم احتجاج منائیں' عراق' افغانستان اور قبائلی علاقہ جات کی صورت حال پر مسلمانوں میں پائے جانے والے اشتعال میں اس سے اضافہ ہوگا اور تنازعات کا حل بات چیت سے نکالنے کی کوششوں کو دھچکا لگے گا' افغانستان کے مسئلے کا سیاسی طور پر حل ہونا چاہئے' سوموار کے روز ڈیرہ واپسی کے موقع پر ہوائی اڈے پر صحافیوں سے گفتگو کے دوران مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ قبائلی عوام امن چاہتے ہیں اور پاکستان سے گہری محبت رکھتے ہیں لیکن افغانستان کی صورت حال سے قبائلی متاثر ہورہے ہیں' مغربی دنیا ہم سے چاہتی ہے کہ ہم قبائل کو افغانستان کی صورت حال سے علیحدہ کریں لیکن وہ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ برطانیہ نے ڈیورنڈ لائن' پولیٹیکل ایجنٹ کا نظام اور ایف سی آر کا قانون اس لئے وضع کیا تھا کہ وہ افغانستان اور قبائل کو علیحدہ کرنے میں ناکام ہوگیا تھا' انگریز اگر یہاں سو سال حکومت کرکے بھی اس میں کامیاب نہیں ہوا تو ہم کیسے ہوسکتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ لندن میں بلائی گئی آل پارٹیز کانفرنس میں ٹھوس فیصلے ہوں گے اور

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ات کی کوشش کی جائے گی کہ تمام پارٹیاں متحد حکمرانوں کے مقابلے پر آئیں' انہوں نے کہا کہ ی سیاسی صورت حال سے قبائل کو علیحدہ نہیں کیا ل' مغربی سرحدوں کی صورت حال میں ایک مکمل ن ایجنڈا نہیں بن سکے گا' بینظیر نے پہلی مرتبہ فوج قاصلے کی بات کی ہے' میں اس پر بیان دے کر ان ور فوج کے فاصلوں میں کمی بیشی کا موجب نہیں ہتا' بظاہر ووٹوں کے اندراج میں اس مرتبہ ۲ کروڑ کم رجسٹرڈ ہوئے' جس پر ہمیں تشویش ہے' ت وضاحت کرے کہ ایسا کیوں ہوا؟''

(روز نامہ ''اسلام'' ۱۹/ جون ۲۰۰۷ء)

(۶)

روز نامہ اسلام کا ادارتی نوٹ:

''برطانیہ کی ملکہ الزبتھ نے اپنی سالگرہ کے ازات کی لسٹ میں ملعون ناول نگار سلمان رشدی 'ادب کی خدمات'' کے صلے میں نائٹ ہوڈ یعنی '' کا خطاب عطا کیا ہے' یاد رہے کہ بھارتی نژاد مصنف سلمان رشدی اپنی شیطانی کتاب ینک ورسز'' کی اشاعت اور ارتداد کے فتوے بعد کئی سال روپوشی کی زندگی گزار رہا تھا اور یہ کی سیکورٹی پولیس اس کی خصوصی حفاظت کرتی اس کی کتاب نے دنیا بھر کے مسلمانوں کی دل ری کی تھی تاہم ۱۹۹۹ء میں مغربی حکومتوں کی برباد سے دوبارہ منظر عام پر آنے کے بعد ملعون ی نے اسلام کے خلاف دوبارہ ہرزہ سرائی شروع ی' اس نے مسلمان عورتوں کے حجاب کے مسئلے کا منز کے رہنما جیک اسٹرا کی حمایت کی اور ملا مک ٹوٹلیر یزم'' کا پروپیگنڈا جاری رکھا۔

ملکہ الزبتھ کی جانب سے ملعون سلمان رشدی 'سر'' کا خطاب دیئے جانے پر اسلامی دنیا میں ید ردعمل کا اظہار کیا گیا ہے' دنیا بھر کی اسلامی تنظیموں اور مسلم رہنماؤں نے اس اقدام کی مذمت کرتے ہوئے اسے اسلام دشمنی کی تاج برطانیہ کی روایت کا تسلسل قرار دیا ہے' پاکستانی دفتر خارجہ نے اس پر تعجب کا اظہار کیا ہے' جبکہ سندھ کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر ارباب رحیم نے کہا ہے کہ ملکہ برطانیہ کے اس اقدام سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں' ان تمام مسلمانوں کو جنہیں ''سر'' کا خطاب ملا ہے' اب یہ خطاب واپس کر دینا چاہئے' تاج برطانیہ کی اسلام دشمنی تاریخ سے واقف کسی بھی شخص سے مخفی نہیں ہے' خلافت عثمانیہ اور ہندوستان کی مغل سلطنت کا خاتمہ برطانیہ کی اسلام دشمنی کی دو بڑی تاریخی علامتیں ہیں' موجودہ دور میں بھی برطانیہ اسلام دشمنی میں کسی سے پیچھے نہیں ہے' موجودہ صلیبی جنگ میں برطانیہ کا ''پوڈل'' کا کردار تاریخ میں یاد رکھے جانے کے قابل ہے اور برطانیہ کی ملکہ نے دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی دل آزاری کے مرتکب ملعون شخص کو ''نائٹ ہوڈ'' کا خطاب دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ زمانے کے تمام تر تغیرات کے باوجود تاج برطانیہ کی اسلام دشمن ذہنیت میں ذرہ برابر بھی کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے' یہ صورت حال پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ اور مسلم حکمرانوں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہونی چاہئے۔''

(روز نامہ ''اسلام'' کراچی' ادارتی صفحہ ۱۸/ جون ۲۰۰۷ء)

(۷)

روز نامہ ''امت'' کراچی:

''لندن (امت نیوز) ملکہ الزبتھ نے اپنی سالگرہ کے اعزازات کی فہرست (برتھ ڈے اونرز لسٹ) میں ناول نگار سلمان رشدی کو ادب کی خدمات کے صلے میں ''نائٹ ہوڈ'' یعنی سر کا خطاب عطا کیا ہے۔ یاد رہے کہ گستاخ رسول بھارتی مصنف سلمان رشدی کو اپنی کتاب ''اسٹینک ورسز'' کی اشاعت کے بعد ایران کے آیت اللہ خمینی کے عائد کردہ کفر کے فتوے کے بعد کئی سال روپوشی کی زندگی گزارنی پڑی تھی اور برطانیہ کی سیکورٹی پولیس کو اس کی حفاظت کرنی پڑی تھی' توہین رسالت پر مبنی رشدی کی اس کتاب نے دنیا بھر میں مسلمانوں کی دل آزاری کی تھی اور ۱۹۸۹ء میں ایرانی فتوے کے بعد اس کے سر پر انعام رکھا گیا تھا' تاہم ۱۹۹۹ء میں دوبارہ منظر عام پر آنے کے بعد بھی بھارتی نژاد مصنف نے تنازعات کا ساتھ نہیں چھوڑا' ملعون رشدی نے مسلمان عورتوں کے حجاب کے مسئلے میں کا منز کے رہنما جیک اسٹرا کی حمایت کی' اور اسلامی ٹوٹلیر یزم یا مرکزی مطلق العنانیت کے متعلق خبردار کیا' سلمان رشدی نے انگلینڈ میں رگبی اسکول سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد کیمبرج یونیورسٹی میں تاریخ پڑھی' اس کے بعد لندن میں اشتہارات کے پیشے سے منسلک رہنے کے بعد وہ فل ٹائم مصنف بن گیا' اپنے سر کے خطاب کے متعلق ردعمل ظاہر کرتے ہوئے رشدی نے کہا کہ: ''میں یہ اعلیٰ اعزاز حاصل کرنے کے بعد بہت خوشی اور عاجزی محسوس کر رہا ہوں' میں مشکور ہوں کہ میرے کام کو اس طرح پذیرائی ملی ہے'' ملعون رشدی کے علاوہ یہ اعزاز پانے والے دوسرے لوگوں میں مشہور کرکٹر اور نامور آل راؤنڈر آئن بوتھم بھی شامل ہیں۔''

(روز نامہ ''امت'' کراچی ۱۷/ جون ۲۰۰۷ء)

(۸)

''اسلام آباد' کراچی' لاہور (نمائندگان/ ساف رپورٹر) پاکستان نے ملعون سلمان رشدی کو ملکہ برطانیہ کی جانب سے ''سر'' کا خطاب دیئے جانے کے فیصلے کو حیران کن قرار دیا ہے' دفتر خارجہ کی ترجمان تسنیم اسلم نے اپنے ردعمل میں کہا کہ حیرت کی بات ہے کہ برطانیہ نے مسلمانوں کے جذبات کو یکسر نظر انداز کر کے ایسا اعزاز عطا کیا ہے جس سے مسلمانوں

کے دلوں میں برطانیہ کے خلاف ناخوشگوار تاثرات پیدا ہوں گے' دوسری جانب وکلا تنظیموں' سیاسی و مذہبی جماعتوں اور وزیراعلیٰ سندھ سمیت مختلف سماجی حلقوں نے برطانیہ کی جانب سے شاتم رسول کو ''سر'' کا خطاب دیئے جانے کے فیصلے پر ردعمل اور غم و غصہ کا اظہار کیا ہے جبکہ عوامی حلقوں میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے' ادھر وکلاء تنظیموں اور مذہبی سیاسی و سماجی حلقوں نے برطانیہ کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر برطانیہ نے مذموم فیصلہ واپس نہ لیا تو پاکستان سمیت مسلم ممالک پر برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کرنے کے لئے دباؤ ڈالنے کے علاوہ ہر سطح پر احتجاج کیا جائے گا' ایم ایم اے کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر حافظ حسین احمد نے کہا کہ برطانیہ کے اس امر نے مہر تصدیق ثبت کردی ہے کہ وہ مسلمانوں کی دل آزاری کرنے والوں کی سرپرستی کرتا ہے' سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینے پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جو بھی اسلام دشمنوں کی خدمت کے لئے سر جھکاتا ہے اسے سر کا خطاب ملتا ہے' ایسے لوگوں کے سر مسلمانوں کے نزدیک تن سے جدا کرنے کے لائق ہیں' وزیر اعلیٰ سندھ ڈاکٹر ارباب غلام رحیم نے شاتم رسول سلمان رشدی کو سر کا خطاب ملنے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ احتجاج کے طور پر اور ناموس رسالت سے محبت کا اظہار کرکے سر کا خطاب برٹش حکومت کو واپس کریں' کیونکہ اب کوئی بھی غیرت مند مسلمان سر کا لقب شاتم رسول سلمان رشدی کو دینے کے بعد اپنے لئے بے عزتی سمجھتا ہے' وکلاء برادری نے ملعون رشدی کو سر کا خطاب دینے کی شدید مذمت کرتے ہوئے سخت رد عمل ظاہر کیا ہے' سندھ ہائی کورٹ بار کے جنرل سیکریٹری منیر الرحمٰن نے کہا کہ ملکہ برطانیہ کی جانب سے سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینے کا اعلان اسلام دشمنی ہے' حکومت پاکستان سمیت تمام مسلم ممالک کو مطالبہ کرنا چاہئے کہ سلمان رشدی کو ایران کے حوالے کیا جائے اور اگر حکومت برطانیہ نے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی تو برطانیہ سے سفارتی تعلقات کو منقطع کردیا جائے گا' سابق صدر کراچی بار ایسوسی ایشن محمود الحسن نے کہا کہ یہ کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی سازش ہے' مغرب ایک طرف مسلمانوں سے دہشت گردوں کے خلاف جنگ میں مدد چاہ رہا ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن کو سر کا خطاب دے رہا ہے' مغرب کی اسلام دشمنی واضح ہورہی ہے' اسلامک لائرز موومنٹ کے صدر سید عبدالواجد ایڈووکیٹ اور سینئر وکیل شجاع النبی ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ مسلمانوں نے سلمان رشدی کو واجب القتل قرار دیا ہے' اسلامک لائرز موومنٹ اس حوالے سے برطانوی سفارت خانے میں مذمتی یادداشت پیش کرکے مطالبہ کرے گی کہ اس اعلان کو واپس لیا جائے' اگر برطانوی حکومت نے اس پر سنجیدہ جواب نہ دیا تو ہم تحریک چلائیں گے کہ برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کئے جائیں' نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان پروفیسر غفور احمد نے کہا کہ مغربی ممالک کا مسلمانوں سے دوہرا رویہ ہے' انہیں مسلمانوں کے جذبات و احساسات کی فکر نہیں ہے' برطانیہ کا احترام کیا جاتا تھا لیکن اب یہ احترام خاک میں مل جائے گا' جمعیت علماء اسلام کے رہنما مفتی عثمان یار خان نے امت کو بتایا کہ ہم تو یہ سمجھ رہے تھے کہ برطانیہ کی حکومت سیکولر ہے تمام مذاہب کے عقائد کا احترام کرتی ہے لیکن اب یہ علم ہوا کہ برطانیہ بھی یکطرفہ فیصلہ کرکے مسلمانوں کی دل آزاری کررہا ہے' جمعیت علماء اسلام (ف) کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا امجد خان نے کہا ہے کہ ملکہ برطانیہ کے اس اقدام سے اسلام دشمنی واضح ہوگئی ہے اور پوری دنیا کو پتا چل گیا ہے کہ اسلام کے خلاف جو بھی ہرزہ سرائی کرتا ہے' یہی لوگ اس کی سرپرستی کرتے ہیں' جمعیت علماء پاکستان (نورانی) کے مرکزی سیکریٹری جنرل قاری زوار بہادر نے کہا کہ جتنے بھی گستاخان رسول ہیں' ان سب کی پرورش برطانیہ کرتا ہے' شعبہ تعلقات عامہ ذرائع ابلاغ جامعہ اشرفیہ کے سیکریٹری اور ممتاز عالم دین مولانا نجیب الرحمٰن انقلابی نے کہا ہے کہ ملکہ برطانیہ کی جانب سے ملعون سلمان رشدی کو ''سر'' کا خطاب پورے عالم اسلام کے جذبات مجروح کرنے کے مترادف ہے' برطانیہ شروع سے اسلام دشمنوں اور مسلمانوں کی مقدس ہستیوں کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والوں کا سرپرست رہا ہے' مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مرکزی ترجمان مولانا امجد اجمل نے کہا کہ شروع سے ہی انگریز کی جانب سے اسلام کی مخالفت چلی آرہی ہے' اسی مخالفت کی بنا پر برطانیہ نے نقلی نبی مرزا قادیانی کو کھڑا کیا تھا اب ایک گستاخ رسول کو ''سر'' کا خطاب دیا ہے' یہی ان کی تاریخ ہے''۔

(روزنامہ ''امت'' کراچی ۱۷/جون ۲۰۰۷ء)

(۹)

''اسلام آباد/کراچی (نمائندہ امت/اسٹاف رپورٹر) قومی اسمبلی اور سندھ اسمبلی نے پیر کے روز شاتم رسول ملعون رشدی کو برطانیہ کی جانب سے ''سر'' کا خطاب دینے کے خلاف قرارداد مذمت متفقہ طور پر منظور کرلیں' قومی اسمبلی میں قرارداد مذمت وزیر پارلیمانی امور ڈاکٹر شیر افگن نیازی نے پیش کی جسے ایوان نے متفقہ طور پر منظور کیا تاہم مسلم لیگ (ن) کے خواجہ آصف نے مطالبہ کیا کہ پہلے حکومت پاکستان برطانیہ کے ساتھ اپنے تعلقات اور پالیسی کو واضح کرے' ایوان میں قرارداد مذمت پیش کرتے ہوئے وفاقی وزیر پارلیمانی امور ڈاکٹر شیر افگن نیازی

نے کہا کہ برطانوی حکومت نے شاتم رسول سلمان رشدی کو سر کا خطاب دے کر مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے اور اس اقدام سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے' انہوں نے کہا کہ یہ ایوان حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ مذہبی منافرت پیدا کرنے والے اپنے اس اقدام کو فوری طور پر واپس لے' قرارداد میں سلمان رشدی کی برطانوی شہریت منسوخ کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا' ڈپٹی اسپیکر سردار یعقوب نے قرارداد کو بحث کے لئے ایوان میں پیش کیا تو مسلم لیگ (ن) کے خواجہ آصف نے قرارداد پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکمران چار برسوں سے دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں برطانیہ کا اتحادی ہیں' اگر اپنے ہی اتحادی کے خلاف قرارداد پیش کرتے ہیں تو حکومت کا تضاد سامنے آتا ہے' جس پر شیر افگن نیازی نے کہا کہ خواجہ آصف کا بیان نامناسب ہے' گستاخی کرنے والوں کو روکنا فرض ہے قرارداد کو غلط رخ دیا جارہا ہے' چوہدری شجاعت نے کہا کہ ہم ٹونی بلیئر کے اس اقدام کی مذمت کرتے ہیں' یہ ایسی قرارداد ہے جس پر سیاست نہیں کرنی چاہئے' فرحانہ خالد نے کہا کہ سلمان رشدی کو سر کا خطاب دے کر مسلمانوں کے منہ پر طمانچہ مارا گیا ہے' چوہدری شہباز نے کہا کہ کوئی مسلمان قرارداد کی مخالفت نہیں کرسکتا' لیاقت بلوچ نے کہا کہ برطانیہ کے اس اقدام سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں' ہم برطانیہ کے اس اقدام کی مذمت کرتے ہیں' قرارداد کے حق میں مولانا عبدالغفور حیدری' ریاض پیرزادہ نے بھی رائے دی' جس پر ڈپٹی اسپیکر نے ووٹنگ کرائی تو کسی نے قرارداد کی مخالفت نہیں کی' جس پر مذمتی قرارداد کو منظور کرلیا گیا۔ دریں اثنا سندھ اسمبلی نے بھی برطانوی حکومت کی جانب سے متنازعہ مصنف سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینے کی مذمت کی ہے اور قرارداد کے ذریعے کہا کہ برطانوی حکومت کے اس فیصلے سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں لہٰذا ملعون رشدی سے سر کا خطاب واپس لیا جائے' پیر کو سندھ اسمبلی کے اجلاس میں متحدہ مجلس عمل کے رکن اسمبلی حمید اللہ ایڈووکیٹ نے نقطہ اعتراض پر ملعون سلمان رشدی کو برطانیہ کی جانب سے دیئے گئے سر کے خطاب کے خلاف مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کے اعلان سے ایک ارب مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے' پنجاب اور قومی اسمبلی میں بھی برطانیہ کے فیصلے کے خلاف مذمتی قرارداد منظور ہوئی ہے' اس لئے سندھ اسمبلی بھی برطانیہ کے فیصلے کے خلاف مذمتی قرارداد منظور کرے' اس سے حکومت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا' جس پر چیئرمین اقبال قادری نے حمید اللہ ایڈووکیٹ کو کہا کہ سندھ اسمبلی کی بات کریں' اس موقع پر صوبائی وزیر قانون چوہدری افتخار نے کہا کہ اپوزیشن مذہبی معاملے کو سیاسی رنگ دے رہی ہے' یہ اسلام کے ٹھیکیدار بننے کی کوشش کررہے ہیں' ہم بھی مسلمان ہیں' برطانیہ کی جانب سے ملعون سلمان رشدی کو سر کے لقب کے خلاف مذمتی قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں' اس موقع پر متحدہ مجلس عمل کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر نصر اللہ شجیع نے کہا کہ مشترکہ طور پر قرارداد منظور کی جائے' بعدازاں صوبائی وزیر قانون چوہدری افتخار احمد اور حمید اللہ ایڈووکیٹ اور مخدوم جمیل الزماں نے مشترکہ قرارداد ایوان میں پیش کی' جس کو ایوان نے متفقہ طور پر منظور کرلیا۔“

(روزنامہ ”امت“ کراچی ۱۹/جون ۲۰۰۷ء)

(۱۰)

”لاہور/ ڈیرہ اسماعیل خان (ایجنسیاں) سیاسی و مذہبی رہنماؤں نے ملعون رشدی کو اعزاز دینے کے برطانوی اقدام کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ سر کا لفظ توہین رسالت کی علامت بن چکا ہے' فوج پارلیمنٹ تعلیمی اداروں اور دفاتر میں اس کا استعمال ترک کردیا جائے' قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمن نے ڈیرہ اسماعیل خان ایئرپورٹ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کو عالم اسلام سے معافی مانگنی چاہئے' جمعہ کو ملک بھر میں برطانیہ کے اس اقدام پر احتجاج کیا جائے گا' جماعت الدعوۃ کے مرکزی رہنما مولانا امیر حمزہ نے کہا کہ گستاخ رسول سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینے سے ثابت ہوگیا ہے کہ توہین رسالت پر مبنی خاکوں کی اشاعت کے پیچھے بھی برطانیہ جیسے ملکوں کا ہی ہاتھ تھا' پاکستانیوں سمیت پوری ملت اسلامیہ کو چاہئے کہ سر کا لفظ توہین رسالت کی علامت بننے کی وجہ سے اس کا استعمال بند کردیں۔ دفاتر' تعلیمی اداروں' فوج و پارلیمنٹ میں بھی کوئی کسی کو سر کہہ کر مخاطب نہ کرے' انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کو توہین رسالت کی واردات میں ملوث ملکوں کا اتحادی بننے سے انکار کردینا چاہئے۔“

(روزنامہ ”امت“ کراچی ۱۹/جون ۲۰۰۷ء)

(۱۱)

”اسلام آباد (نمائندہ امت) وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق نے شاتم رسول کو سزا دینے کے لئے خود کش حملہ جائز قرار دیتے ہوئے ملعون سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینے پر برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ مغرب کی ایسی حرکتیں ہی حالات کو خراب کررہی ہیں' برطانیہ ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی دل آزاری پر معافی مانگے اور سر کا خطاب واپس لے وہ پیر کو قومی اسمبلی میں بجٹ سیشن کے دوران خطاب کررہے تھے' انہوں نے کہا کہ ایک طرف مغرب انتہا پسندی کے خاتمے کی بات کرتا ہے

اور دوسری طرف توہین رسالت کے مرتکب شخص کو اپنے اعلیٰ ترین اعزازات دیئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں میں انتہا پسندی کی بنیادی وجوہات اس طرح کا دوغلا پن ہے' ایسے اقدامات کے بعد اگر کوئی شاتم رسول پر خودکش حملہ کرتا ہے تو حق بجانب ہوگا' اے پی پی کے مطابق انہوں نے کہا کہ برطانوی اقدام ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے' تمام مسلم ممالک کو برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات پر نظرثانی کرنی چاہئے' اگر آج مسلم اکٹھے نہ ہوئے تو اس سے مغرب کی ایسے مزید اقدامات کے لئے حوصلہ افزائی ہوگی' انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی نے اس بارے میں جو قرارداد پاس کی ہے وہ زیادہ سخت ہونی چاہئے تھی اور اس ایوان کے تمام رکن برطانوی ہائی کمیشن کی تقریبات کا بھی بائیکاٹ کریں' بعد ازاں ذاتی وضاحت پر وفاقی وزیر نے کہا کہ میں نے خودکش حملوں کے حوالے سے یہ کہا ہے کہ اس کی وجوہات مسلمانوں کی دل آزاری ہے' میں نے سلمان رشدی کا نام نہیں لیا۔''

(روزنامہ ''امت'' کراچی ۱۹/جون ۲۰۰۷ء)

(۱۲)

روزنامہ ''امت'' کراچی کا ادارتی نوٹ:

''پاکستان نے شاتم رسول' ملعون سلمان رشدی کو ملکہ برطانیہ کی جانب سے سر کا خطاب دیئے پر حیرت کا اظہار کیا ہے' دفتر خارجہ کی ترجمان تسنیم اسلم نے مسلمانوں کے جذبات کو یکسر نظرانداز کئے جانے پر برطانوی حکومت سے احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مسلمانوں کے دلوں میں برطانیہ کے خلاف ناخوشگوار اثرات مرتب ہوں گے' ملکہ برطانیہ نے اپنی سالگرہ کے سلسلے میں اعزازات کی جو فہرست جاری کی ہے اس میں سلمان رشدی اور انگلینڈ کے ایک سابق کرکٹر آئن بوتھم کے نام سرفہرست ہیں' آئن بوتھم انگلستان کا سب سے مقبول آل راؤنڈر کھلاڑی رہا ہے' جس نے ۱۹۷۷ء سے ۱۹۹۲ء کے دوران پانچ ہزار دو سو رن بنا کر اور ۳۸۳ وکٹیں لے کر بڑی شہرت حاصل کی تھی' اس کے علاوہ بچوں کے کینسر کا علاج کرانے کی مہم میں اس نے لاکھوں پونڈ کے عطیات وصول کئے' اپنے ملک کے لئے آئن بوتھم کی خدمات پر اسے سر کا خطاب دینے پر کسی کو اعتراض کا حق حاصل نہیں ہے' لیکن سلمان رشدی نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کے سوا برطانیہ یا انسانیت کی کیا خدمت کی ہے' جس پر اسے یہ اعزاز دیا جائے؟ سوائے اس کے کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنے پرانے بغض و عناد کی بنیاد پر برطانیہ نے مسلمانوں کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہستی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کو اعزاز کے قابل سمجھا' برطانیہ کو سیکولر ملک ہونے کا دعویٰ ہے' لیکن جہاں اسلام اور مسلمانوں کا معاملہ آتا ہے' اس کا کٹر اور متعصب مسیحی مملکت ہونا چھپائے نہیں چھپتا' تاج برطانیہ نے ہندوستان میں مسلمانوں سے حکومت چھین کر ان پر جو مظالم ڈھائے اور ان کے خلاف بدترین دشمنی کا جو اظہار کیا وہ جدید تاریخ کا ایک قابل نفرت باب ہے' اس سے مسیحی حکمرانوں کی اعتدال پسندی اور روشن خیالی کی ''حقیقت'' ظاہر ہو جاتی ہے' تقسیم ہند سے قبل اور قیام پاکستان کے بعد لندن مسلمانوں کے خلاف سازش کا گڑھ رہا ہے۔ ''لندن پلان'' کے نام سے کئی منصوبے پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے مشہور ہوئے اور اکثر پاکستان کو ہدف بنا کر غیر مسلم دنیا دراصل اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنے بغض و کینہ کا اظہار کرتی ہے' افغانستان اور عراق کی تباہی میں برطانیہ نے امریکا کے ساتھ مل کر جو کردار ادا کیا' وہ بھی برطانیہ کی روایتی مسلم دشمنی کا اظہار ہے۔

گستاخ رسول سلمان رشدی بھارتی مصنف ہے جو اپنی ''شیطانی آیات'' کے بعد پاکستان ہی نہیں دنیا بھر کے مسلمانوں کی نفرت و ملامت کا مستحق قرار پایا۔ ۱۹۸۹ء میں جب ایران کے انقلابی رہنما آیت اللہ خمینی نے اسے مرتد قرار دے کر اسے قتل کرنے والے کے لئے انعام کا اعلان کیا تو یہ ملعون کافی عرصے تک روپوش رہا' بالآخر دنیا بھر کے بھگوڑوں بالخصوص اسلام دشمنوں کو پناہ دینے والے ملک برطانیہ نے اسے بھی ٹھکانا فراہم کیا اور اس کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کئے اور اب ملکہ برطانیہ اسے ''سر'' کا خطاب دے کر مسلمانان عالم کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچا رہی ہیں' اس کی غیر ذمہ دارانہ حرکت پر پاکستان کو صرف زبانی احتجاج نہیں کرنا چاہئے بلکہ مختلف سطحوں پر برطانیہ کی تقریبات اور اشیاء کا بائیکاٹ کر کے ناموس رسالت سے اپنی غیر متزلزل وابستگی کا ثبوت دینا چاہئے' ہم اگر برطانیہ کو یہ اطلاع دیں کہ اس مذموم حرکت کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں برطانیہ کے خلاف ناخوشگوار اثرات مرتب ہوں گے تو گویا ہم نبی صادق صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار نہیں کر رہے بلکہ برطانیہ کی ہمدردی میں یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ مسلم دنیا میں اپنے خلاف ناخوشگوار تاثرات کو پھیلنے سے روکنے کے لئے ملعون سلمان رشدی کی سرپرستی نہ کرے' دوسرے لفظوں میں اگر مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہ ہو تو برطانیہ کسی بھی شاتم رسول اور دشمن اسلام کو اعلیٰ خطابات و اعزازات سے نواز سکتا ہے' دفتر خارجہ کے احتجاج کا یہ پھسپھسا انداز بجائے خود قابل اعتراض ہے' ہمیں تو دوٹوک طریقے سے برطانیہ پر یہ واضح کر دینا چاہئے کہ کوئی پاکستانی مسلمان اپنے اور اللہ کے محبوب ترین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں معمولی گستاخی بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے' مسلمانوں کی دل آزاری کرنے والے تمام لوگوں

کو برطانوی حکومت اپنے ملک سے فی الفور بے دخل کرے ورنہ شمع رسالت کے پروانوں سے دنیا بھر میں برطانوی مفادات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

قبل ازیں برطانوی سرزمین سے مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی نبوت کا فتنہ کھڑا کیا گیا تھا جس نے مسلمانوں کے دلوں سے باطل کے خلاف روح جہاد سلب کرنے کی کوشش کی اُس نے جسد امت میں نقب لگانے پر پورا زور صرف کر دیا لیکن حکومت برطانیہ کی سرپرستی کے باوجود کامیاب نہ ہو سکا اس کے پیروکار آج بھی ہر جگہ راندۂ درگاہ ہیں شاتم رسول کو ”سر“ کا خطاب دیئے جانے پر پاکستان کے تمام مسلمان سراپا احتجاج ہیں اس سلسلے میں وزیراعلیٰ سندھ ڈاکٹر ارباب رحیم کا یہ مطالبہ سب سے زیادہ لائق توجہ اور قابل ستائش ہے کہ جن مسلمانوں کو اب تک برطانیہ نے ”سر“ کے خطاب سے نوازا ہے وہ سب اپنے اس اعزاز کو حکومت برطانیہ کے منہ پر مار دیں اول تو ملعون رشدی کو یہ خطاب ملنے کے بعد اس کے ساتھ ”سر“ کے اعزاز میں شریک ہونا ان کے لئے باعث افتخار نہیں رہے گا بلکہ لعنت کا طوق بن کر ان کے گلے میں پڑا رہے گا دوم یہ کہ برطانیہ نے پاک و ہند کے جن لوگوں کو بھی ایسے خطابات دیئے وہ بیشتر اپنے ملک اور قوم سے غداری اور حکومت برطانیہ کی کسی ناجائز خدمت کے صلے میں تھے یا اپنوں سے دشمنی اور غیروں کی غلامی اختیار کرنے کے مترادف ہے لہٰذا ایسے خطابات سے اپنی دنیا و عاقبت کو خراب کرنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا جو شخص بھی اسلام دشمنی کے صلے میں ”سر“ کا خطاب پائے اس کا سر بلند ہونے کے بجائے خاک میں ملنے کے قابل ہے اہل مغرب کی اسلام دشمنی قدم قدم پر واضح ہونے کے بعد تمام مسلم ممالک کو دہشت گردی کے خلاف امریکا کی نام نہاد مہم سے اپنا تعلق ختم کر لینا چاہئے امریکا برطانیہ اور دیگر ممالک کی جانب سے مسلمانوں کی مقدس ترین شخصیات اور مقامات کی بے حرمتی کرنے والوں کی سرپرستی اب ناقابل برداشت ہو گئی ہے پانی سر سے اونچا ہونے سے پہلے اگر ان مذموم سرگرمیوں کی گرفت نہ کی گئی تو دشمنوں کے حوصلے مزید بلند ہوں گے اور وہ مسلمانان عالم کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے علاوہ ان کے خلاف سازشوں میں بھی تیزی لاتے چلے جائیں گے۔“

(روزنامہ ”امت“ کراچی ۱۸/ جون ۲۰۰۷ء)

(۱۳)

روزنامہ نوائے وقت:

”لندن (آصف محمود سے) برطانوی اراکین پارلیمنٹ نے گستاخ رسول سلمان رشدی کو ملکہ برطانیہ کی طرف سے ”سر“ کا خطاب دینے کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں برطانوی ہاؤس آف لارڈز کے رکن لارڈ نذیر احمد نے کہا کہ سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینے کے لئے ٹونی بلیئر نے بھی سفارش کی تھی بلیئر نے جان بوجھ کر ایسا کیا وہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہا ہے انہوں نے کہا کہ وار آن ٹیرر ایک سیاسی جنگ تھی اسامہ بن لادن نے کبھی نہیں کہا کہ اس کی جنگ عیسائیوں کے خلاف ہے انہوں نے کہا کہ بلیئر ایک انتہا پسند آدمی ہے اس نے بغداد اور کابل کو فتح کرنے کے لئے لاکھوں مسلمان اور ہزاروں انگریز مروائے انہوں نے کہا کہ سلمان رشدی وہ شخص ہے جس نے مارگریٹ تھیچر کو کتیا کہا تھا اس جیسے شخص کو عزت دینا پوری برطانوی قوم کی بے عزتی ہے اور ان کے لئے قابل شرم ہے اور اس اقدام سے مسلمانوں اور اہل مغرب کے درمیان فاصلے بڑھ سکتے ہیں برطانوی رکن پارلیمنٹ محمد سرور چودھری نے کہا کہ سلمان رشدی نے دنیا کے 1.2 بلین مسلمانوں تک تکلیف پہنچائی برطانوی حکومت کو سوچنا چاہئے تھا کہ اس نے مسلمانوں پر وار کیا ہم رشدی کو ”سر“ کا خطاب دیئے جانے والے برطانوی حکومت کے فیصلے کی بھرپور مذمت کرتے ہیں خالد محمود ایم پی نے بلیئر کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ ٹونی بلیئر کا اس میں کردار نہیں انہوں نے کہا کہ رشدی کو ”سر“ کا خطاب دینا مناسب نہیں تھا۔“

(روزنامہ ”نوائے وقت“ کراچی ۱۸/ جون ۲۰۰۷ء)

(۱۴)

روزنامہ نوائے وقت کا ادارتی نوٹ:

”ملکہ برطانیہ الزبتھ دوم نے شاتم رسول اور شیطانی آیات کے مصنف ملعون سلمان رشدی کو اپنی سالگرہ کے موقع پر ”سر“ کے خطاب سے نوازا ہے ملعون رشدی اپنی کتاب کی اشاعت سے اب تک برطانوی اسپیشل برانچ پولیس کی حفاظت و نگرانی میں زندگی بسر کر رہا ہے اور ایک اندازے کے مطابق اس کی سیکورٹی پر برطانوی حکومت اب تک کروڑوں پونڈ خرچ کر چکی ہے۔ سلمان رشدی کی بدنام زمانہ کتاب ”اسٹینک ورسس“ کو معقول امریکی اور یورپی مصنفین بھی غیر معیاری و لچر تصنیف قرار دے چکے ہیں اور اسے مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کی گھٹیا حرکت قرار دے کر رد کیا جا چکا ہے اس کے باوجود روشن خیال رواداری اور سیکولرازم کے علمبردار امریکا، یورپ کے حکمرانوں نے ملعون سلمان رشدی کی ہمیشہ پذیرائی کی اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ ملعون کی اس حرکت کو پورے یورپ اور امریکا کی تائید و حمایت حاصل ہے جب کتاب منظر عام پر آنے کے بعد یورپی دنیا کے مسلمان احتجاج کر رہے تھے اور ایران کے مذہبی رہنما آیت اللہ خمینی

نے گستاخ رسول کے قتل کا فتویٰ جاری کیا' تو امریکا نے صرف اس فتوے کی مذمت ہی نہیں کی بلکہ کچھ عرصے بعد امریکی صدر نے ملعون رشدی کو وائٹ ہاؤس بلا کر تھپکی دی' جبکہ مسلمانوں کے ردعمل کو جذباتی قرار دیا گیا' بعدازاں دل آزار کارٹونوں کے ذریعے مسلمانوں کے جذبات مجروح کیے گئے' جس پر دنیا بھر میں احتجاج ہوا' اب ملکہ برطانیہ نے جو خود بنیاد پرست اور چرچ آف انگلینڈ کی سرپرست اعلیٰ ہیں' ملعون کو ''سر'' کا خطاب عطا کر کے اپنی اسلام دشمنی کا ثبوت دیا ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور مسلمانوں کی دل آزاری کے سوا ملعون رشدی نے کوئی ایسا کارنامہ سرانجام نہیں دیا' جس پر اسے ''سر'' کے خطاب سے نوازا گیا ہو' جس کا واضح مطلب یہی ہے کہ ملکہ برطانیہ اور برطانوی حکومت یعنی بش کے پوڈل ٹونی کو پورے عالم اسلام کے علاوہ برطانیہ میں بسنے والے لاکھوں مسلمانوں کے جذبات و احساسات کی کوئی پروا نہیں اور شہزادہ چارلس کی طرف سے مختلف مذاہب کے مابین مکالمہ اور مذاکرات کے دعوے فریب کاری کے سوا کچھ نہیں' امریکا اور یورپ کی طرف سے مسلمانوں کو انتہا پسند اور بنیاد پرست قرار دیا جاتا ہے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا مسلمانوں کے عقیدے کا حصہ ہے' کوئی مسلمان ان کی شان میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا' ملکہ برطانیہ کا یہ فیصلہ پورے عالم اسلام کی توہین اور تہذیبوں کے تصادم کی راہ ہموار کرنے کے مترادف ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (توہین آمیز) خاکوں کی طرح یہ اقدام بھی مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے کے لئے دانستہ کیا گیا ہے' جس پر پورے عالم اسلام کو بھرپور احتجاج کرنا چاہئے' سعودی عرب' پاکستان' مصر اور اس طرح کے امریکا و یورپ کے قریبی دوستی کے علمبردار مسلمان ممالک کو بطور خاص ردعمل ظاہر کرنا چاہئے' کیونکہ یہ ہمارے ایمان کا معاملہ ہے' محض رسمی احتجاج کافی نہیں۔ ''سر'' کا خطاب حاصل کرنے والے مسلمانوں کو بھی جیسا کہ وزیر اعلیٰ سندھ ارباب غلام رحیم نے کہا ہے' یہ خطاب واپس کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی گہری وابستگی کا ثبوت فراہم کرنا چاہئے' مسلمانوں کا جاندار مشترکہ ردعمل ہی امریکا و یورپ بالخصوص برطانیہ کو اسلام دشمنی پر مبنی اس رویئے پر نظر ثانی کے لئے مجبور کر سکتا ہے' برطانوی حکومت نے یہ حماقت کر کے شاتم رسول کو پھر مسلمانوں کے نشانے پر لا کھڑا کیا ہے' اس طرح اس ملعون کی بھی کوئی خدمت یا عزت افزائی نہیں کی۔''

(روزنامہ ''نوائے وقت'' کراچی ۱۸/ جون ۲۰۰۷ء)

(۱۵)

''کراچی (اسٹاف رپورٹر) سٹی کونسل میں اپوزیشن اور حزب اقتدار کے کونسلروں نے مطالبہ کیا ہے کہ برطانیہ سے سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں اور سفیر کو واپس بلایا جائے' کونسل کا اجلاس کنوینر مسعود محمود کی صدارت میں ہوا' جس میں برطانیہ کی جانب سے سلمان رشدی کو ''سر'' کا خطاب دینے کے خلاف قرارداد منظور کی گئی' بعدازاں پیپلز پارٹی' متحدہ قومی موومنٹ اور جماعت اسلامی کے کونسلروں نے سلمان رشدی کے خلاف مظاہرہ کیا اور نعرہ بازی کی۔ ایوان میں بحث کے دوران سعید غنی نے مطالبہ کیا کہ سلمان رشدی کو ''سر'' کا خطاب دینے پر برطانیہ سے سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں' جس کی قائد ایوان آصف صدیقی اور دوسرے کونسلروں نے تائید کی اور مطالبہ کیا کہ تمام مسلمان ''سر'' کا خطاب واپس کر دیں۔''

(روزنامہ ''نوائے وقت'' ۱۹/ جون ۲۰۰۷ء)

(۱۶)

''لاہور (خبر نگار خصوصی) اسپیکر پنجاب اسمبلی چوہدری افضل ساہی نے کہا ہے کہ گستاخ رسول واجب القتل ہے' اس کو قتل کیا جائے' اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں' بعض اوقات شاتم رسول کو قتل کرنے والے نے بعد میں خود کو بھی شوٹ کر لیا' اس امر کا اظہار انہوں نے پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف قاسم ضیاء اور پیپلز پارٹی کے رکن رانا آفتاب کے اس مطالبہ پر رولنگ دیتے ہوئے کیا' اپوزیشن ارکان نے اسپیکر سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ رولنگ دیں کہ کیا اسلام میں خودکش حملہ جائز ہے یا نہیں؟ اسپیکر افضل ساہی نے کہا کہ میں نے ہمیشہ تمام ارکان اسمبلی کو کھل کر بات کرنے کا موقع دیا ہے' لیکن چند اراکین کے علاوہ باقی تمام اراکین نے قواعد وضوابط سے ہٹ کر بات کی ہے لیکن میں نے پھر بھی سب کچھ برداشت کیا جو بات کسی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر یا رکن نے روایت سے ہٹ کر کی میں نے حذف کیا' ہم نے حلف اٹھایا ہے کہ اسمبلی کو قواعد وضوابط کے مطابق چلائیں گے' لیکن آج کا ایشو عام ایشو نہیں ہے' اس ایشو پر میں سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں' قائد حزب اختلاف قاسم ضیاء نے رولنگ مانگی ہے کہ اسلام میں خودکش حملہ جائز ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں کوئی عالم دین نہیں ہوں لیکن یہ بتانا چاہتا ہوں کہ گستاخ رسولؐ واجب القتل ہے اس کو قتل کیا جائے' افضل ساہی کے ان کی اس رولنگ پر ڈپٹی قائد حزب اختلاف رانا ثناء اللہ خان نے کہا کہ اس کے بعد آپ پر کھانا پینا حرام ہے' لہٰذا آپ پہلے کام کریں' پنجاب اسمبلی کے اسپیکر افضل ساہی نے گزشتہ روز رولنگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ قائد حزب اختلاف قاسم ضیاء نے جو حکومتی موقف لینے کے لئے مجھ سے یہ پوچھا ہے کہ بتایا جائے کہ کیا اسلام میں خودکش حملہ جائز ہے؟ تو میں اس میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں کوئی عالم فاضل نہیں ہوں' مگر جو پچھلے تین چار

دنوں سے ایوان میں جو مذہبی ایشوز زیر بحث آرہا ہے 'شاتم رسول سلمان رشدی کے حوالے سے اس پر کوئی بھی مسلمان کمپرومائز نہیں کرسکتا اور میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی گستاخ رسولؐ ہے وہ واجب القتل ہے اور اگر کوئی گستاخ رسول ان کے سامنے آیا تو میں اس کو قتل کردوں گا' اجلاس میں حکومتی ارکان یہ نعرہ لگاتے رہے کہ: ''سلمان رشدی کی تصویر پر بینظیر بے نظیر' سلمان رشدی کا جو یار ہے غدار ہے' غدار ہے'' جبکہ اپوزیشن والے وزیر اعلیٰ پنجاب کی آمد کے ساتھ ہی عذاب الٰہی پرویز الٰہی کے نعرے بلند کرتے رہے' ایک مرتبہ حکومتی ارکان بینظیر بھٹو کے سلمان رشدی کے بیان پر ایوان سے واک آؤٹ کرکے چلے گئے جبکہ تین منٹ بعد واپس آنے پر اپوزیشن کے ارکان واک آؤٹ کرکے جانے لگے تو ان کو حکومتی ارکان نے روک لیا۔''

(روزنامہ ''نوائے وقت'' کراچی ۲۲/ جون ۲۰۰۷ء)

(۱۷)

روزنامہ ''جنگ'' کراچی:

''کراچی (پ ر) برطانیہ کی جانب سے سلمان رشدی کو ''سر'' کا خطاب دینے پر مذہبی و سیاسی رہنماؤں نے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے اسے تمام مسلمانوں کی توہین اور ان کے زخموں پر نمک پاشی قرار دیا ہے' جماعت اہل سنت کراچی کے امیر علامہ شاہ تراب الحق قادری نے کہا کہ گستاخان رسول کو پروٹوکول فراہم کرنا یورپ کا وتیرہ بن چکا ہے' انہوں نے مطالبہ کیا کہ برطانیہ خطاب واپس لے کر مسلمانوں سے معافی مانگے' جماعت اسلامی سندھ کے امیر و رکن قومی اسمبلی مولانا اسد اللہ بھٹو نے قبا آڈیٹوریم میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملکہ برطانیہ کی جانب سے ملعون رشدی کو ''سر'' کا خطاب دینا نہ صرف امت مسلمہ کے زخموں پر نمک پاشی ہے بلکہ اس سے مغرب کے اسلام دشمن عزائم کی عکاسی ہوتی ہے' امیر جماعت اسلامی کراچی ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی نے کہا کہ سلمان رشدی کو ''سر'' کا خطاب دے کر ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی توہین کی گئی ہے' انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے مجرموں کو عزت دے کر اہل مغرب امت مسلمہ سے اعتماد کا رشتہ کبھی قائم نہیں کرسکتے' تاج برطانیہ نے ایک ایسے ملعون کو ''سر'' کے خطاب سے نوازا ہے جسے اسلام اور مسلمانوں سے محبت کرنے والا کوئی بھی شخص رہتی دنیا تک پسند نہیں کرسکتا' انہوں نے مطالبہ کیا کہ ملعون سلمان رشدی سے سر کا خطاب فوری طور پر واپس لیا جائے اور برطانیہ پوری مسلم دنیا سے دل آزاری پر معافی مانگے' جماعت غرباء اہلحدیث کے امیر مولانا عبدالرحمٰن سلفی نے کہا کہ برطانوی حکومت کا یہ رویہ انتہائی شرمناک ہے' حکومت برطانیہ نے عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے' حکومت پاکستان سفارتی ذرائع سے حکومت برطانیہ سے بھرپور احتجاج کرے۔''

(روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۲۰/ جون ۲۰۰۷ء)

(۱۸)

''کراچی (اسٹاف رپورٹر) جمعیت علمائے پاکستان کراچی کے ناظم اعلیٰ شبیر ابوطالب نے کہا ہے کہ دشمنانِ اسلام کو نوازنا اور دہشت گردوں کو پناہ دینا ہمیشہ سے برطانیہ کا وتیرہ رہا ہے' برطانوی حکومت نے پہلے تو شاتم رسول کو پناہ دی اور اب اسے ''سر'' کے خطاب سے نوازا گیا ہے جو برطانوی حکومت کا اسلام دشمنی کا کھلا ثبوت ہے' انہوں نے کہا کہ برطانیہ سمیت دیگر دشمنان اسلام مذہب اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خوفزدہ ہیں اور اسی وجہ سے وہ اسلام کے خلاف کسی بھی سازش کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے' کفر کی طاقتیں اسلام کے خلاف متحد ہوکر برسرپیکار ہیں' لیکن مسلمان حکمران سوئے ہوئے ہیں' اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ فوری طور پر حکومت برطانیہ شاتم رسول سلمان رشدی سے سر کا خطاب واپس لے اور امت مسلمہ کے جذبات مجروح کرنے پر تمام مسلمانوں سے معافی مانگے' اس موقع پر اعلان کیا گیا کہ جے یو پی صوبہ سندھ کی ہدایت پر جمعے کے روز کراچی بھر میں ملعون رشدی کو برطانیہ کی جانب سے سر کا خطاب ملنے کے خلاف بھرپور احتجاج کیا جائے گا۔'' (روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۲۰/ جون ۲۰۰۷ء)

(۱۹)

''لاہور (اے ایف پی + مانیٹرنگ سیل) برطانیہ کی وزیر خارجہ مارگریٹ بیکٹ نے کہا ہے کہ سلمان رشدی کو ''سر'' کا خطاب دینے پر ناراض مسلمانوں سے تکلیف پہنچنے پر ہم معذرت خواہ ہیں' تاہم انہوں نے کہا کہ یہ خطاب رشدی سے واپس نہیں لیا جائے گا' ادھر دوسری جانب برطانوی وزیر دفاع جان ریڈ نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ کافی سوچ سمجھ کر کیا ہے کہ کسی سے معافی نہیں مانگیں گے۔ تفصیلات کے مطابق وزیر خارجہ مارگریٹ بیکٹ نے کہا ہے کہ اگر کسی کو تکلیف ہوئی ہے تو اس پر معذرت خواہ ہیں لیکن یہ خطاب رشدی کو ان کی ادبی خدمات پر دیا گیا' وہ عراقی وزیر خارجہ ہوشیار زیبری کے ہمراہ مشترکہ پریس کانفرنس کررہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ رشدی بہت سارے مسلمانوں میں سے ایک ہے جس کو اس خطاب سے نوازا گیا' ہمارے ملک میں رہنے والے مسلمان بھی اسی طرح خطاب حاصل کرسکتے ہیں' جس طرح دوسرے شہری حاصل کرسکتے ہیں' دوسری طرف برطانوی وزیر دفاع جان ریڈ نے کہا ہے کہ رشدی کو خطاب دینے پر حکومت کسی سے معافی نہیں مانگے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس بارے میں کافی سوچ بچار کی لیکن اس معاملے پر ہم معافی نہیں مانگیں گے' یہاں پر کسی کو اپنا نکتہ نظر کہنے اور اظہار کرنے کی

آزادی ہے' جان ریڈ نے مزید کہا کہ بعض اوقات سر کا خطاب حاصل کرنے والوں کا انتخاب مشکل معاملہ بن جاتا ہے لیکن ہمیں اپنے معاشرے میں دوسروں کے نقطۂ نظر کو بھی دیکھنا چاہئے۔''

(روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۲۱/جون ۲۰۰۷ء)

(۲۰)

''کراچی (پ ر) پاسبان کراچی کے صدر شفیق اللہ اسماعیل نے تمام سیاسی' مذہبی' سماجی' غیر سیاسی اور سماجی تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ ملعون سلمان رشدی کو ''سر'' کا خطاب دینے کے خلاف جمعہ ۲۲/جون کو ریگل چوک پر متحد ہو کر احتجاج کریں اور برطانیہ سمیت ان تمام ممالک جن کے اقدامات سے گستاخ رسول کو تحفظ حاصل ہے اور مسلمانوں کی دل آزاری کے واقعات ہوتے رہے ہیں' ان ممالک کو یہ باور کرائیں کہ مسلمان اپنے نبی کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتے۔''

(روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۲۱/جون ۲۰۰۷ء)

(۲۱)

''کراچی (اسٹاف رپورٹر) سلمان رشدی کو ''سر'' کا خطاب دینے کے خلاف سنی تحریک کی جانب سے کراچی پریس کلب کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا' مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے سنی تحریک علماء بورڈ کے رکن علامہ خضر الاسلام نقشبندی نے کہا کہ ملکہ برطانیہ کی جانب سے ملعون سلمان رشدی کو ''سر'' کا خطاب دے کر اربوں مسلمانوں کی دل آزاری کی گئی' تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول نکال کر اسلام دشمن قوتیں اپنے ناپاک عزائم پورے کرسکیں' انہوں نے کہا کہ مسلم ممالک کے سربراہان برطانیہ کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں اور سخت احتجاج کریں۔ سلمان رشدی شاتم رسول ہے اس نے جو عمل کیا وہ شیطانی قوتوں سے بھی بڑھ کر ہے' آج جبکہ دنیا میں چاروں طرف بدامنی' جنگ کی صورتحال ہے' اس موقع پر برطانیہ نے دانستہ متعصب اقدام کیا' اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے رکن رابطہ کمیٹی محمد آفتاب قادری نے کہا کہ سلمان رشدی کو عالم اسلام بری نگاہ سے دیکھتا ہے اس نے جو عمل کیا وہ شیطانی قوتوں سے بھی بڑھ کر ہے' اس کے خلاف جمعہ کو سنی تحریک پورے ملک میں یوم مذمت منائے گی' پاکستان کی اسمبلیوں کی طرح دنیا بھر کے مسلمان ممالک کو احتجاج کرنا چاہئے' شاتم رسول کو ''سر'' کا خطاب دیا جانا' بلاشبہ مسلم امہ کے جذبات کو مجروح کرنے کا باعث بنا ہے۔''

(روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۲۱/جون ۲۰۰۷ء)

(۲۲)

''کراچی (اسٹاف رپورٹر) متحدہ مجلس عمل کے تحت ملعون سلمان رشدی کو ''سر'' کا خطاب دینے کے خلاف ملک گیر یوم احتجاج کے سلسلے میں کراچی میں بھی متعدد مقامات پر احتجاجی مظاہرے ہوں گے' اس سلسلے کا مرکزی احتجاجی مظاہرہ ۲ بجے دن نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد بنوری ٹاؤن کے باہر ہوگا' مظاہرے سے متحدہ مجلس عمل کے مرکزی رہنما و جماعت اسلامی پاکستان کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد' متحدہ مجلس عمل کراچی کے صدر محمد صدیق راٹھور' جماعت اسلامی کراچی کے امیر ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی' جمعیت علمائے اسلام کے قاری عثمان بھی خطاب کریں گے۔''

(روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۲۱/جون ۲۰۰۷ء)

(۲۳)

روزنامہ ''جنگ'' کراچی کا ادارتی نوٹ:

''اسلام آباد میں برطانوی ہائی کمشنر رابرٹ برنکلے کو دفتر خارجہ میں طلب کرکے ان کے ساتھ سلمان رشدی کو ''سر'' کا خطاب دینے کے برطانوی فیصلے کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا اور احتجاجی یادداشت میں برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ شاتم رسول سے سر کا خطاب واپس لے' برطانوی ہائی کمشنر کو بتایا گیا کہ پاکستانی عوام سمیت پوری دنیا کے مسلمان برطانیہ کے اس اقدام کی مذمت کرتے ہیں' قومی اسمبلی بھی اس کے خلاف قرارداد مذمت منظور کرچکی ہے' سینیٹ اور سرحد اسمبلی میں بھی متفقہ طور پر مذمتی قراردادوں کی منظوری دی جاچکی ہے' سرحد اسمبلی کی قرارداد میں حکومت پاکستان اور اسلامی ملکوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرلیں' ایران کی ایک این جی او نے سلمان رشدی کے سر کی قیمت ایک لاکھ ڈالر سے بڑھا کر ڈیڑھ لاکھ ڈالر کرنے کا اعلان کیا ہے' ایک طرف مغربی حلقے تمام مذاہب کے احترام پر زور دیتے ہیں تو دوسری طرف برطانوی حکومت نے پوری امت کے جذبات کو بُری طرح مجروح کیا ہے۔ حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام مسلمانوں کی عقیدت و محبت کوئی راز کی بات نہیں' اور گستاخ رسول رشدی کی کتاب کے خلاف امت مسلمہ کا ردعمل بھی سامنے آچکا ہے' اسے سر کے خطاب سے نوازنے کا واضح مقصد صرف مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنا ہے' اس حوالے سے حکومت پاکستان نے برطانوی سفیر کو دفتر خارجہ میں طلب کرکے اس سے شدید احتجاج کرتے ہوئے پاکستانی عوام کے جذبات کی ترجمانی کی ہے' سینیٹ اور سرحد اسمبلی کی قراردادیں بھی برطانوی فیصلے کے خلاف نہ صرف پاکستان بلکہ پوری امت مسلمہ کے جذبات کی عکاسی کرتی ہے' ضرورت اس امر کی ہے کہ برطانیہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے یہ فیصلہ واپس لے۔''

(روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۲۱/جون ۲۰۰۷ء)

☆☆.............☆☆

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

احسان کا تعلق

اللہ اور والدین کے ساتھ

مجیب الرحمٰن منصور

عدل و انصاف کرنا اور احسان کرنا نیز قرابت داروں کے ساتھ بہتر سلوک کرنا بلکہ ہر انسان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حقوق بجالانا ان تمام کاموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے' کچھ کے بارے میں تو اس آیت قرآنی میں بیان کیا گیا ہے:

''ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھی عن الفحشاء والمنکر۔''

اس آیت کریمہ میں رب العالمین نے عدل وانصاف اور احسان کا حکم دینے کے ساتھ یہ بھی حکم دیا ہے کہ قرابت والوں کو دو (اگر وہ ضرورت مند ہوں) اور اس کے ساتھ خداوند قدوس نے بے حیائی' برائی اور گناہوں کے کاموں سے نہی فرمائی ہے۔

اس مختصر مضمون میں صرف احسان پر حتی المقدور روشنی ڈالوں گا۔

احسان کی تعریف:

کسی کے ساتھ بغیر کسی مفاد وغرض اور لالچ کے اچھائی کا برتاؤ کرنا' کسی معاملے میں اس کی امداد کرنا اور کسی کے ساتھ نیک سلوک کرنا احسان کہلاتا ہے۔

احسان کا تعلق بندوں سے بھی ہوتا ہے' بالخصوص والدین کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ سے بھی' اگر بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ احسان کا ایک بہت بڑا مقام ہے' ایک انسان جب دوسرے انسان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرتا ہے' نیک برتاؤ کرتا ہے' مثلاً اگر وہ مقروض ہے تو قرض کی ادائیگی میں نرمی کرتا ہے' اگر بیمار ہے تو اس کی خوب تیمارداری کرتا ہے' اگر وہ کسی مشکل میں پھنسا ہوا ہے اور یہ اس کے ساتھ تعاون کرتا ہے تو محسن کے لئے اوپر سے جنت کی خوشخبریاں آتی ہیں' اس کا شمار اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں ہوتا ہے' جنت اس کے لئے آراستہ کی جاتی ہے' حور وغلمان اس کے منتظر رہتے ہیں' جنت کے دلفریب محلات اور نظارے' لذیذ ترین پھل اور ثمرات' عمدہ مرغن کھانے اور بے مثال دودھ' شہد اور شراباً طہوراً کی خوبصورت نہریں اس کی منتظر رہتی ہیں' اگر یوں کہا جائے کہ احسان ہی وہ عمل ہے جو باقی تمام اعمال کے مقابلے میں سب سے زیادہ یاد رہتا ہے' سب سے زیادہ اس کا اثر ہوتا ہے تو مبالغہ نہیں ہوگا' نیز یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اپنے محسن کو یاد رکھنا انسانی فریضہ ہے۔

اس تمہید کے بعد اب بالتفصیل یہ تحریر کیا جارہا ہے کہ احسان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ کس طرح ہوتا ہے اور بندوں کے ساتھ کس طرح ہے اور بندوں میں سے بھی والدین کے ساتھ کیسا ہے' سب سے پہلے حقوق اللہ کو بیان کیا جارہا ہے۔

احسان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ:

اللہ تعالیٰ وتقدس کے ساتھ احسان کا تعلق کس طرح ہے؟ آیئے حدیث جبرئیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت جبرئیل امین' ایک اجنبی کی طرح خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے' کئی سوالات پوچھے اور تسلی بخش جوابات سے لطف اندوز ہوتے رہے' وہاں انہوں نے ایک یہ سوال بھی کیا تھا: ''پس آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ اس کو دیکھ رہے ہو' پس اگر تم اس کو نہ دیکھ سکو تو بلاشبہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

حدیث بالا میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو' پس اگر تمہارا ذہن اس تصور کو ماننے سے قاصر ہے تو ضرور خیال کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں ضرور دیکھ رہا ہے۔

ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ عبادت میں خشوع وخضوع نہایت درجہ کا ہو' بالخصوص جب بندہ نماز ادا کرے تو اس وقت تو یہ خیال کرے کہ بلاواسطہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں' جب بندہ یہ تصور کرے گا تو یقیناً اس کی نماز خشوع وخضوع' تقویٰ اور توجہ الی اللہ والی ہوگی' کیونکہ وہ اس وقت ایک ایسی عظیم الشان ہستی کے سامنے کھڑا

ہوتا ہے' جس سے بڑا کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لاڈلے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہ حال ہوتا تھا۔ آقا مدنیؐ جب نماز ادا کرتے تھے تو ایک لمحے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوتے تھے' ایسا کیوں نہ ہو کہ ان کے طفیل تو پوری دنیا بنی تھی اور امام الانبیاءؐ نے جو جماعت تیار کی اور ان پر جو شاندار محنت کی' ان کا ایمان اتنا پختہ ہو گیا کہ اپنے جسموں کو جلانا' ٹکڑے ٹکڑے کرانا' قید و بند میں ڈالنا' سولی پر لٹکانا تو گوارا کیا' لیکن ایک انچ بھی دین و ایمان سے پیچھے نہیں ہٹے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بڑی خشوع وخضوع والی نماز ادا کرتے تھے' جب وہ نماز کے لئے جاتے تھے تو ان کا چہرہ زرد ہو جاتا تھا' آپ کی کیفیت عجیب سی ہو جاتی تھی' احباب پوچھتے تھے کہ حضرت ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ تو ارشاد فرماتے کہ میں ایک بہت بڑی ہستی اور بڑے آقا و مالک کی خدمت میں حاضر ہونے جارہا ہوں' مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ میں اپنی ذمہ داری صحیح طرح سرانجام دے سکوں گا یا نہیں' اس لئے میرے حالات میں تغیر آ جاتا ہے' ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک جنگ کے دوران ان کی ٹانگ میں دشمن کا تیر لگ گیا' کافی تکلیف ہو رہی تھی' دوسرے ساتھی تیر نکلنے کی کوشش کر رہے تھے' لیکن تیر نکالنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا' بالآخر باہمی صلاح و مشورے سے یہ طے پایا کہ جب یہ نماز شروع کریں' تب تیر نکالیں گے' چنانچہ ایسے ہی کیا ادھر انہوں نے نماز شروع کی ادھر کچھ ساتھیوں نے تیر نکالنے کی کوشش کی اور کامیاب ہو گئے' حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جیسے ہی سلام پھیرا تو خون پر نظر پڑی تو پوچھا یہ کیا ہے پھر بتایا گیا کہ حضرت آپ سے تیر نکالا گیا ہے' غور کریں کس قدر انہماک تھا' عبادت میں کہ تیر نکالا گیا لیکن درد کا احساس ہی نہیں ہوا' آج ہم اپنا حال دیکھیں کہ نماز کے دوران کس قدر ہمارا دل و دماغ خیالات میں بھٹکتا رہتا ہے جو کام کبھی یاد نہیں رہتے نماز شروع کرنے کے بعد وہ بھی یاد آنے لگتے ہیں' روح اور جان والی نماز وہ ہے جس میں خشوع وخضوع اور توجہ الی اللہ ہو کوشش بھی کریں' اللہ تعالیٰ سے بھی مانگتے رہیں تو امید ہے کہ اطمینان والی نماز مل جائے گی۔

احسان کا تعلق والدین کے ساتھ:

جس طرح احسان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے' اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے' حقوق العباد میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ جن کو اہمیت دی گئی ہے اور ان کے حقوق کا خاص خیال کیا گیا ہے' وہ ماں باپ ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کا حکم دینے کے فوراً بعد ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ اور احسان کرنے کا حکم دیا ہے' چنانچہ ارشاد ربانی ہوتا ہے:

''تمہارے رب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ عبادت صرف اسی کی کرو اور والدین (ماں باپ) کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔''

اپنی اولاد کے لئے والدین کی جو قربانیاں ہوتی ہیں اور مشقتیں ومصائب وہ برداشت کرتے ہیں' اولاد پر لازم ہے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرے' اچھا برتاؤ کرے' ان کی خدمت میں کمی نہ کرے' لیکن والدین پر زندگی کے کچھ موڑ ایسے بھی آ جاتے ہیں کہ وہ خدمت کے کچھ زیادہ ہی مستحق ہو جاتے ہیں' یعنی ان پر بڑھاپا چھا جاتا ہے' پھر تو اولاد کی ذمہ داری دگنی ہو جاتی ہے' اسی کے بارے میں ارشاد ربانی ہوتا ہے:

''اے اولاد! اگر تمہارے ماں باپ میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچیں' بس ان کو اف نہ کہو یعنی کوئی بھی تکلیف دہ لفظ ان کے خلاف استعمال مت کرو اور نہ ہی ان کو ڈانٹو۔''

یہ حکم اللہ تعالیٰ نے اس لئے دیا کہ بڑھاپے میں جب کہ ماں باپ کو خدمت کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے اولاد خدمت کرتے کرتے بسا اوقات تھک جاتی ہے اور ان کی زیادہ خدمت کرنے کی وجہ سے اس کی اپنی مصروفیات تعطل کا شکار ہو جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے ارشاد کے ذریعے سے اولاد کو اس بات کا پابند بنا رہے ہیں کہ خبردار! ان کی خدمت میں نہ تو کمی آنی چاہئے اور نہ ان کے ساتھ ڈانٹ ڈپٹ کا معاملہ کرنا چاہئے اور نہ ہی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نکالنا چاہئے جس سے ان کی دل

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون: 2545573

آزاری ہو۔

پس اے اولاد! اپنے شاندار ماضی کی طرف ذرا نظر دوڑاؤ بلکہ بالکل اپنے ماضی بعید کی طرف جاؤ اور اپنے بچپن کو یاد کرو کہ کس طرح تمہاری ماں نے دن رات تمہارے سکون کے لئے وقف کئے' اپنی نیندیں اڑائیں' اپنا آرام برباد کیا اور صرف تمہاری خاطر کئی طرح کے مسائل و مصائب سے دوچار ہوئیں تاکہ تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے تم پر کوئی آنچ نہ آئے' اپنی ساری خوشیاں لٹائیں تمہارے اوپر کہ میرا بچہ خوش رہے ایک لمحہ کے لئے بھی تمہاری تکلیف اس سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔

محترم قارئین! دور حاضر کے حالات آپ کے سامنے ہیں' آج اولاد اپنے ماں باپ کی نافرمان ہوگئی ہے' والدین کی عظمت دلوں سے نکل گئی' ماں کے قدموں تلے جنت ہوتی ہے آج اولاد اپنی ماں کے قدموں کے نیچے آگ سلگا رہی ہے' آج ماں باپ کو سر بازار ذلیل و رسوا کیا جارہا ہے' اولاد ان کی بے عزتی پر تلی ہوئی ہے' آج بیوی کی عظمت ماں سے زیادہ ہوگئی ہے' دوستوں اور یاروں کے ساتھ رہنا ماں باپ کی خدمت سے زیادہ محبوب ہوگیا' آج ہمہ وقت بیوی کی غلامی اور سالیوں کے لئے شوہر کے پاس بہت وقت ہے' لیکن ماں باپ کی خدمت کے لئے اسے فرصت ہی نہیں ہے' یہ سب کچھ زوال اور پستی کی علامت ہے' قیامت کی نشانی ہے اپنے لئے جہنم کی آگ بھڑکانے کے مترادف ہے۔

پس اے اولاد! خدارا والدین کی خدمت کر' ان کے ساتھ احسان کر' ان کے لئے اپنا سب کچھ لٹادے' ان کے ساتھ حسن سلوک اپنا فریضہ سمجھ لیجئے ورنہ تیری نجات کا کوئی راستہ نہیں ہے' والدین کی خدمت میں جو کمی ہوئی اور ان کی جو جو نافرمانیاں ہوئیں' ان سب سے توبہ تائب ہوجا اور ایک عزم مصمم کے ساتھ نئی زندگی فرمانبرداری کا آغاز کر' یاد رکھ ہر گناہ معاف ہوسکتا ہے' لیکن ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ معاف نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں رکھی ہے' پس والدین کی نافرمانی کرکے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ نہ چھیڑ ورنہ کائنات میں تجھ سے بدتر کوئی انسان نہیں رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دست بہ دعا ہوں کہ ہر مسلمان کو اپنے والدین کا سچا فرمانبردار بنائے' ان کی خدمت اپنا شعار ان کے ساتھ احسان اپنا نصب العین اور ان کے ساتھ بہتر سلوک اپنا مشن بنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

ملعون رشدی سے
”سر“ کا خطاب واپس لیا جائے

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری نے حکومت برطانیہ کی جانب سے شاتم رسول سلمان رشدی کو ”سر“ کا خطاب دیئے جانے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حکومت برطانیہ کا پرانا اصول ہے کہ وہ اسلام دشمن عناصر اور شاتمین رسول کی سرپرستی کرتی ہے۔ چنانچہ اس سے قبل اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کے لئے کھڑا کیا جس نے انگریز حکومت کی شہ پر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرکے افتراق و انتشار کا بیج بویا اور اب سلمان رشدی انگریزوں کے پے رول پر ہے اور وہ اس کے سرپرست ہیں۔ مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا قاضی احسان احمد' مولانا محمد طیب لدھیانوی' مفتی عبدالقیوم دین پوری اور مولانا محمد اعجاز نے مطالبہ کیا کہ حکومت برطانیہ اسلام دشمن عناصر کی سرپرستی اور انہیں اعزاز و اکرام اور خطابات سے نوازنے کی پالیسی ترک کردے۔

دریں اثناء ملعون رشدی سے ”سر“ کا خطاب واپس لے اور حکومت برطانیہ مسلمانوں کے جذبات سے نہ کھیلیں' ہمیں امن کی بات کرنے والے خود دنیا میں بدامنی کی فضا قائم کررہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع میرپور خاص کے زیر اہتمام ۲۰/جون کو ایک احتجاجی مظاہرہ سے مقررین نے خطاب کیا۔ احتجاجی مظاہرہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد علی صدیقی' مولانا حفظ الرحمن جماعت اسلامی کے امیر احسان الٰہی مغل' جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد اکرم اور علماء ایکشن کمیٹی کے رکن مولانا ظہیر احمد نے خطاب کیا۔

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سنارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

بجتا ہوا زیور

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ

حضرت بنانہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر تھی' اس وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک عورت ایک لڑکی کو ہمراہ لئے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اندر آنے لگی وہ لڑکی چھاجن پہنے ہوئے تھی' جس سے آواز آرہی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب تک اس کے چھاجن نہ کاٹے جائیں' میرے پاس اسے ہرگز نہ لانا' میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس گھر میں گھنٹی ہو اس گھر میں (رحمت کے فرشتے) داخل نہیں ہوتے۔ (مشکوٰۃ عن ابی داؤد)

ایک حدیث میں ہے:

''الجرس مزامیر الشیطان۔'' (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ''گھنٹیاں شیطان کے باجے ہیں۔''

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

''مع کل جرس شیطان'' (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ''ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہے۔''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ بجنے والا زیور اور گھنگھرو اور گھنٹیاں شیطان کو پسند ہیں اور یہ شیطان کے باجے ہیں' جب ان میں سے آواز نکلتی ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور جہاں پر ایسی چیزیں ہوتی ہیں' وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ان احادیث کے پیش نظر فقہاء نے لکھا ہے کہ ایسا زیور جس کے اندر خول میں بجنے والی چیزیں پڑی ہوئی ہیں' اس کے پہننے کی شرعاً اجازت نہیں ہے' جیسے پرانے زمانے میں چھاجن ہوتے تھے اور اس کے علاوہ بھی کئی چیزیں ایسی بنائی جاتی ہیں' دیہات میں اب بھی اس طرح کے زیورات کا رواج ہے' یہ سب ممنوع ہیں' جب زیور میں بجنے والی چیز نہ ہو مگر زیور آپس میں ایک دوسرے سے مل کر بجتا ہو' اس کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

''اور اپنے پاؤں (چلنے میں زمین پر) زور سے نہ ماریں تاکہ اس کی وہ زینت معلوم ہو جائے' جس سے وہ پوشیدہ طور سے آراستہ ہیں۔'' (سورۂ نور)

جانوروں کے گلے میں جو گھنٹی ڈال دیتے ہیں' اس سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے' ایک حدیث میں ارشاد ہے:

''جن لوگوں کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو (رحمت کے) فرشتے ان کے ساتھ نہیں رہتے۔''

گانا بجانا شیطانی دھندا ہے:

یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ شیطانی اعمال کرتے ہیں' ان کو بجنے بجانے والی چیزوں سے محبت اور رغبت ضرور ہوتی ہے اور شیطانی کاموں میں ایسی چیزوں کی بہتات ہوتی ہے' ہندوؤں اور یہود و نصاریٰ کے مندروں اور گرجوں میں خاص طور سے ایسی چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے' شیطان کو چونکہ یہ چیزیں پسند ہیں' اس لئے اپنے ماننے والوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ ایسی چیزیں رکھیں اور بجائیں' مسلمانوں میں بھی جو لوگ خواہش نفس کے مطابق چلتے ہیں اور رنج و خوشی میں قرآن و حدیث کی طرف رجوع نہیں کرنا چاہتے ان پر بھی شیطان قابو پالیتا ہے اور ان کو گانے بجانے کی چیزوں میں مشغول کر دیتا ہے' ان سے گانے گواتا ہے اور باجے بجواتا ہے اور خود بھی سنتا اور مزے لیتا ہے' یہ مصیبت عام ہی ہوگئی ہے کہ ہر وقت نفس کو خوش کرنے کے لئے ریڈیو کھولے رہتے ہیں' ٹیپ ریکارڈ چلائے رکھتے ہیں' خصوصاً کھانے کے وقت گانا سننے کا بہت زیادہ خیال کرتے ہیں تاکہ جب منہ میں لقمہ جائے تو گلے سے نیچے دھکیلنے کا کام گانے کی دھن اور سُر سے ہو جائے اور اب تو ٹی وی' کیبل' ڈش اور سینما وغیرہ پر بیہودگی کی کسر پوری کر دی ہے۔

قوالی کی محفلوں میں باجے:

اور مصیبت بالائے مصیبت یہ ہے کہ بہت ے مواقع میں گانے باجے کو ثواب سمجھتے ہیں اور ہ یہ کہ قوالی کی مجالس منعقد کرتے ہیں اور توں رات قوال کا گانا سننے کے لئے جاگتے اور چونکہ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ی نعت اور مدح کے اشعار بھی ہوتے ہیں' اس ئے اس محفل کی شرکت کو ثواب سمجھتے ہیں' اگر کوئی س سمجھائے تو اس کو کہتے ہیں کہ یہ وہابی ہے' ور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سننے سے منع تا ہے' حالانکہ منع کرنے والا ایسے نعتیہ اشعار ئے اور سننے سے نہیں روکتا جو صحیح ہوں اور صحیح ے وہ تو گانے بجانے کے آلات پر پڑھنے ے روکتا ہے' اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ی نعت سننے کا شوق ہے تو بغیر ہارمونیم اور بغیر ے اور بغیر ساز و سارنگی کے سنئے' حالانکہ سب جانتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بغیر ساز و سارنگی کے بغیر طبلہ و باجے کے نعت پڑھنے بیٹھ جائے تو پانچ آدمی سننے کے لئے جمع ہو جائیں گے دس پانچ منٹ میں منتشر ہو جائیں گے' خدارا ا غور کرو کیا یہ راتوں رات جاگنا نعت نبی لی اللہ علیہ وسلم) سننے کے لئے ہے یا نبی اکرم لی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی استعمال کرکے نفس و یطان کو گانے کی حرام غذا دینے کے لئے ہے۔

ور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے رب نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ گانے بجانے کے آلات کو اور بتوں کو اور صلیب کو (جسے عیسائی پوجتے ہیں) اور جاہلیت کے کاموں کو مٹادوں۔'' (مشکوٰۃ)

کیسی نادانی کی بات ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جن چیزوں کے مٹانے کے لئے تشریف لائے انہی چیزوں کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سننے میں استعمال کرتے ہیں' پھر اوپر سے ثواب کی امید بھی رکھتے ہیں' نفس و شیطان نے ایسا غلبہ پایا ہے کہ قرآن و حدیث کے قانون بتانے والوں کی بات ناگوار معلوم ہوتی ہے' اللہ پاک سمجھ دے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنے کے جذبات نصیب فرمائے' پھر رات بھر قوالی سنتے ہیں اور فجر کی اذان ہوتے ہی نماز پڑھے بغیر سو جاتے ہیں' یہ ہیں محبت نبوی کے متوالے جنہیں فرضوں کے غارت کرنے پر ذرا بھی ملال نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محرم کے تعزیوں میں ڈھول باجے:

اور دیکھئے محرم میں کیا ہوتا ہے؟ آٹھویں' نویں اور دسویں تاریخ کے جلوس اور اونچے اونچے تعزیوں کی لمبی لمبی قطاریں بازاروں میں ہو کر گزرتی ہیں اور حضرت حسینؓ کے ماتم اور حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم کی مصیبتوں اور تکلیفوں کی مرثیہ خوانی کے عنوان پر جو کام ہوتے ہیں' وہ بھی ڈھول ڈھمکے اور باجے گاجے سے بھرپور ہوتے ہیں' جو شخص ان غیر شرعی حرکتوں سے منع کرے تو اس کی بات کو وہابی کہہ کر ٹال دیتے ہیں' ارے سمجھدارو! یہ تو بتاؤ کہ ماتم اور مرثیہ خوانی میں تاشے' باجے بجانا' نقارے پیٹنا اور بجانے کے دوسرے ساز و سامان استعمال کرنا یہ رنج ظاہر کرنے کی کون سی قسم ہے؟ نکلتے ہیں ماتم کا نام کرنے اور سامان کرتے ہیں نفس و شیطان کے خوش کرنے کے' اول تو ماتم اور مرثیہ خوانی ہی منع ہے' پھر اوپر سے اس کو ثواب سمجھنا اور گانے بجانے کے سامان سے اس کو بھرپور کر دینا یہ سب اعتقاد کا فساد ہے اور سب حرکتیں گناہ در گناہ ہیں' جس چیز کی بنیاد خیر پر ہوتی ہے' اس میں قرآن و حدیث کی خلاف ورزی نہیں کی جاتی اور شیطان کو خوش نہیں کیا جاتا' عجیب تماشا ہے کہ حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم کا غم لے کر نکلتے ہیں اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی نافرمانی کرتے ہیں' جھوٹے غم کا اظہار کرتے ہیں' حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت ہونے کی بنیاد پر ماتم کرتے ہیں اور ان ہی کے نانا جانؐ کے ارشادات کو عین ماتم ہی کے وقت میں پس پشت ڈال دیتے ہیں' بات یہ ہے کہ محبت صحیح اصولوں پر نہیں ہے' اگر صحیح اصول کے مطابق ہوتی تو اعمال و افعال بھی صحیح ہوتے' صحیح محبت وہ ہے جو شرعی اصول پر ہو' خوب سمجھ لو۔

☆☆..........☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

ختم نبوت

شعور کی بیداری

ایک مسلمان کا ایمان وعقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے' چھوٹے سے چھوٹے عمل کو جانتا اور ہر حرکت وفعل کی خبر رکھتا ہے' آنکھوں کی خیانت اور دلوں میں چھپے ہوئے ارادوں اور نیتوں تک کی اس کو خبر ہوتی ہے' ذرا تصور وخیال فرمائیے کہ اگر کوئی ایسا طاقتور کیمرہ یا ٹیپ ریکارڈر ہمارے دائرہ عمل وحرکت میں فٹ ہو جو ہماری ایک ایک حرکت کی تصویر لے رہا ہو اور ٹیپ ریکارڈ ہلکی سے ہلکی آواز حتیٰ کہ سانس تک کی صدائے خفی کو بھی ٹیپ کرتا جارہا ہو تو ہم کس فکر و احتیاط کے ساتھ پھونک پھونک کر قدم اٹھائیں گے' کچھ کہنے بولنے اور کرنے سے پہلے بار بار سوچیں گے کہ ہمارے اس کام اور اقدام میں کوئی کھوٹ اور نفس کا چور تو نہیں چھپا ہوا ہے' جس کو لوگوں کی نگاہوں اور علم وواقفیت سے تو چھپائے رکھیں' لیکن کیمرہ اور ٹیپ ریکارڈر ہماری اصل تصویر اور آواز ایسی جگہ پیش کردیں جہاں ہمارا سارا کچا چٹھا سامنے آجائے اور شرم وندامت سے ایسے پانی پانی ہوں کہ اپنے ہی پسینے میں گلے گلے ڈوبنے لگیں۔

ہمارے اردگرد کوئی ایسا کیمرہ اور ٹیپ ریکارڈر تو نہیں فٹ ہے' لیکن ہم مسلمان ہیں' ہمارا عقیدہ ہے کہ رب کائنات بندہ کے ہر ہر عمل سے باخبر ہے' حتیٰ کہ اس کے دل میں پیدا ہونے والے تصور وخیال کا بھی علم رکھتا ہے' اپنی اس باخبری کے باوجود جس میں وہ کسی ادنیٰ سبب وذریعہ کا محتاج نہیں بندوں کے مزاج وافتادِ طبع کے اعتبار سے کہ وہ غفلت کے شکار نہ ہوں' ان کے ساتھ دو فرشتے مقرر فرمادیئے ہیں جو ان کے اچھے یا بُرے عمل کی رپورٹ بلا کم وکاست تیار کرتے رہتے ہیں۔

اگر یہ شعور پیدا ہو جائے کہ یہ فرشتے ٹیپ ریکارڈر اور کیمرہ سے بھی صاف اور واضح اور مکمل رپورٹ تیار کرتے رہتے ہیں' جس میں ذرا بھی بھول چوک نہیں ہوتی' جس کو قرآنی الفاظ میں اس طرح ادا کیا گیا ہے: ''مالھذا الکتاب لایغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا'' تو ہم کو سوچنا چاہئے کہ ہم اس علیم وخبیر اور

مولانا شمس الحق ندوی

قادر مطلق ذات کی پکڑ کی کتنی زد میں ہیں۔

ہم کو اگر کسی وقت یہ خطرہ ہوتا ہے کہ ہم حاکم وقت بلکہ اگر ہم کسی ملازمت میں اور اس کا ذمہ دار وانچارج ہم پر کڑی نظر رکھتا ہے' وہ ہمارے کام ہی نہیں بلکہ بات چیت ہر چیز پر نظر رکھتا ہے تو ہم اپنے قول وعمل میں کتنے چوکس وچکنا رہتے ہیں اور اس خطرہ میں بھی نہیں پڑنا چاہتے کہ وہ ہمارے کسی بے خیالی میں نکل جانے والے جملہ پر ہم کو نقصان پہنچادے' جب ہم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں تو یہ کتنے افسوس وخطرہ کی بات ہے کہ اس قادر مطلق اور احکم الحاکمین کی طرف سے جو ہمارے تمام حرکات وسکنات' ہماری زبان کی کارگزاریوں سے خوب واقف ہے کیسے غافل ہیں؟

شیطان کی حکمت عملی اور جنگی سیاست یہ ہے کہ وہ مسلمان میں جو کمزور پہلو دیکھتا ہے' اسی طرف سے حملہ آور ہوتا ہے' مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی فرماتے ہیں:

''وہ ہر طبقہ اور ہر فرد پر ایک ہی طریقہ اور ایک ہی ہتھیار نہیں آزماتا' وہ دیندار اور عابدوں کو عوام کے درجہ کے فسق وفجور کی ترغیب نہیں دیتا کہ اس میں اس کو کامیابی کی امید نہیں' وہ ان (مقدس لوگوں) کو ریا' تکبر' خود پسندی' حب جاہ اور حسد جیسے امراض میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے' اور یہ وہ دلکش وحسین خواب ہیں' جن میں بڑے اہل علم' صاحب جبہ ودستار بھی مبتلا ہو جاتے ہیں' جب بات یہاں پہنچ جائے تو عوام الناس پر شیطانی حملے کس کس انداز سے ہوتے ہیں' اس کی تفصیل کیونکر گنائی جاسکتی ہے۔''

مشکوٰۃ شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو رو پڑے اور فرمایا:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو کہ یقین (ایمان) کے بعد عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں دی گئی

گئی ہے۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میری امت کے افراد خواہشات نفس' ہوس اور حرص کے فتنوں میں مبتلا ہوں گے' اس لئے آپ اس کے تصور سے بھی رونے لگے کہ جس امت کے لوگوں کو ایمان و یقین کی دولت' اسلام کی ہدایت اور میری تربیت نے ضبط نفس' ایثار و استغنا' دیانت و امانت' عزت و خودداری' پاکدامنی و پرہیزگاری کے معیار پر نہ صرف پورا اتارا بلکہ انہیں ان اخلاق حمیدہ اور عادات شریفہ کا معیار و پیمانہ بنا دیا' ایک ایسا وقت بھی آئے گا' جب اس امت کے لوگ شیطان کے مکر و فریب میں پھنس کر اور نفس کے غلام بن کر حرص و ہوس کا پتلا' بددیانتی و بدکرداری کے پیر بن جائیں گے' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر رشد و ہدایت سے یہ ارشاد فرمایا کہ: ''مومن بندے ان ساری شیطانی بیماریوں سے عافیت مانگیں تاکہ اللہ تعالیٰ برائیوں سے محفوظ رکھیں۔''

ہمارا یہ دور جمہوری سیاست کا دور ہے جو آزادی کا دور کہلاتا ہے' جس میں ایک سیاسی پارٹی دوسری پارٹی کے بارے میں سب کچھ کہنے اور بولنے میں آزاد ہوتی ہے' ہر پارٹی کے نمائندے الیکشن جیتنے کے لئے دوسری پارٹی کے نمائندوں پر طرح طرح کے الزام ایجاد کر سکتے ہیں' اور بڑے بڑے سیاسی جلسوں میں نہایت بے باکی کے ساتھ اس کو بیان کر سکتے ہیں' موجودہ سیاست کا میدان وہ دنیا ہے جہاں مکر و فریب اور چار سو بیسی ہی کا سکہ' سکہ رائج الوقت بن چکا ہے' جس کا مظاہرہ ہر وقت ہوتا رہتا ہے' افسوس کی بات ہے کہ شیطان نے اب اسی ہتھیار کو ہمارے دینی حلقوں میں آزمانا شروع کر دیا ہے کہ وہاں بھی جاہ و شہرت کی طلب' لوگوں میں اپنی مقبولیت بڑھانے اور حلقہ وسیع کرنے کی ہوس نے وہ سب کچھ کرانا شروع کر دیا ہے جو کسی سیاسی پلیٹ فارم پر ہوتا ہے' جماعتی و طبقاتی عصبیت اور کامیابی کا سہرا اپنے سر باندھنے کے شوق نے وہ سب کچھ کرانا شروع کر دیا ہے جو سیاسی بازی گر کرتے ہیں:

''یہاں آ کے رو دیتا ہے ابر نیساں''

ایسے میں ایک کوتاہ قلم کیا پیام دے سکتا ہے؟ علامہ اقبالؒ مرحوم کے چند اشعار کا سہارا لے کر زبان بے زبانی اتنا ہی عرض کر سکتا ہے کہ:

یہ پیام دے گئی ہے مجھے باد صبح گاہی
کہ خودی کے عارفوں کا ہے مقام بادشاہی
تری زندگی اسی سے تری آبرو اسی سے
جو رہی خودی تو شاہی نہ رہی تو روسیاہی

☆☆..................☆☆

حمد باری تعالیٰ

شاہین اقبال اثر

ہے مرا مشن تری جستجو تری شان جل جلالہ
تجھے ڈھونڈتا ہوں میں کو بہ کو تری شان جل جلالہ

تو شکور ہے تو غفور ہے سو یہ عرض تیرے حضور ہے
میں گناہگار ہوں بخش تو تری شان جل جلالہ

تو کریم ہے تو رحیم ہے تو حلیم ہے تو عظیم ہے
تو علیم ہے' خبیر تو تری شان جل جلالہ

تو کہ پردہ رکھتا ہے عبد کا تری ستر پوشی کا واسطہ
سر حشر رکھنا تو آبرو تری شان جل جلالہ

تجھے دیکھے بن میں فدا ہوا کہ ترے ہی در کا گدا ہوا
ہے ترے فراق میں ہاؤ ہو تری شان جل جلالہ

تری ذات حاصل کائنات ترا ذکر ہی ہے مری حیات
ترا عشق ہے مری آرزو تری شان جل جلالہ

نہیں فکر کی کوئی بات ہے تری ذات گر مرے ساتھ ہے
بھلا کیا کرے گا مرا عدو تری شان جل جلالہ

ترا پیار روح کا تزکیہ ترا وصل غیر سے تخلیہ
ترا عشق قلب کا ہے وضو تری شان جل جلالہ

ہے تمنا عشق کے باب میں سر حشر تری جناب میں
یہ کہے اثر ترے روبرو تری شان جل جلالہ

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

ختم نبوت

پہلی قسط

مجدد کی شناخت

یوسف سلیم چشتی

مجدد کا تخیل:

واضح ہو کہ اسلام میں مجددین و مصلحین امت کی بعثت کا تخیل عقائد میں داخل نہیں ہے اور نہ اس پر نجات کا دارومدار ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور قرآن مجید کی حقانیت پر ایمان لانا اور نیک عمل کرنا نجات وفلاح اخروی کے لئے کافی وافی ہے' اگر ایک مسلمان قرآن مجید کو اپنا ہادی و پیشوا بنالے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرے تو اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ اس بات کی بھی تلاش کرے کہ میرے زمانہ میں کون شخص مرتبہ مجددیت پر فائز ہے اور اگر اسے یہ معلوم بھی ہوجائے کہ فلاں شخص مجدد ہے تو بھی اس کے لئے یہ لازمی یا ضروری نہیں کہ وہ اس کی مجددیت پر ایمان لائے کیونکہ اسلام میں کسی مجدد کی مجددیت پر ایمان لانا فرض یا واجب قرار نہیں دیا گیا' اس کے انکار سے اس کے اسلام اور ایمان میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا کیونکہ اس کا یہ فعل کسی نص وصریح کی تکذیب کو مستلزم نہیں' اسی لئے کسی زمانہ میں کسی مفسر' محدث یا امام نے مجددین پر ایمان لانے کو شرط اسلام یا ایمان قرار نہیں دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص پر ایمان لانا یا کسی کو ضامن نجات سمجھنا یا کسی کی اطاعت کو فرض قرار دینا یا فرض سمجھنا فائدہ کے عوض الٹا نقصان کا موجب ہے کیونکہ ایسا سمجھنا صریحی طور پر شرک فی الرسالت ہے اور فقیر کی رائے میں یہ بات سراسر باعث خسران مبین ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت اسلامیہ میں کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ لوگوں سے اپنی اطاعت کا طالب ہو' الا بطریق امارت المومنین ورنہ ایسا شخص خواہ وہ کوئی ہو یکسر دائرہ اسلام سے خارج ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شخصیت پرستی کا دروازہ بالکل مسدود کردیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی شخص ایسا نہیں پیدا ہوگا' جس پر ایمان لانا مسلمانوں کے لئے ضروری ہو۔

حدیث مجدد:

ان تصریحات ضروریہ کے بعد اب میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام میں شروع سے یہ خیال پایا جاتا ہے کہ اس امت میں مجددین و مصلحین پیدا ہوتے رہیں گے' اس خیال کا مبنی اور ماخذ سنن ابوداؤد کی ایک حدیث ہے' جسے میں ذیل میں نقل کرتا ہوں:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس امت کے لئے ہر صدی کے آغاز میں ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو دین کی اصلاح کرے گا۔''

(سنن ابی داؤد)

سنن ابوداؤد صحاح ستہ میں شامل ہے اور محدثین کا عموماً اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے' مثلاً حاکم نے اپنی (مستدرک ج:۵ ص:۳۰ ح نمبر ۸۶۳۹ طبع بیروت) میں اور امام بیہقی نے اپنی مدخل میں اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے' نواب صدیق حسن خاں مرحوم نے اپنی کتاب حج الکرامہ ص:۱۵ میں لکھا ہے کہ حدیث مجدد' ہم کو ابوداؤد' امام حاکم اور امام بیہقی کی معرفت پہنچی ہے اور اس کی صحت مسلم ہے' نیز ملاعلی قاری نے مرقاۃ (شرح مشکوٰۃ' ج:۱ ص:۳۰۲) پر لکھا ہے کہ یہ حدیث جو ہم کو ابوداؤد کی معرفت پہنچی ہے' صحیح ہے اس کے راوی سب ثقہ ہیں۔

القصہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی صحت روایتاً اور درایتاً دونوں طریقوں سے ثابت ہوسکتی ہے' اول الذکر طریق اوپر مذکور ہوچکا اور درایتاً اس لئے صحیح ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ آپؐ کے بعد قیامت تک کوئی شخص نبوت کے مرتبہ پر فائز نہیں ہوسکتا' باب نبوت بہ پیرائے وحی رسالت تا قیامت بند ہوچکا ہے' تشریعی یا غیر تشریعی کسی قسم کا نبی مبعوث نہیں ہوسکتا' اس لئے کہ جب بعثت انبیاء کا مقصد یعنی اعطائے ہدایت حاصل ہوچکا تو پھر نبی کی بعثت ایک فعل عبث ہوا اور اللہ تعالیٰ کی شان اس سے کہیں ارفع ہے کہ وہ کوئی کام ایسا کرے جو حکمت اور مقصد سے خالی ہو: ''فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ۔''

لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ مرور ایام سے دین کی حقیقت عام لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہوجاتی ہے اور بدعات ومحدثات کا رواج ہوجاتا ہے' پس لازمی ہے کہ ہر صدی میں کم از کم ایک بندہ خدا کا ایسا پیدا ہو جو لوگوں کو کتاب وسنت کی طرف بلائے اور دین اسلام کو از سرنو زندہ کرے اور اس کی حقیقی خوبیوں کو از سرنو عالم

میں آشکارا کرے تا کہ حق و باطل میں امتیاز ہو سکے۔

مجدد کا اصطلاحی مفہوم:

مجدد کے لفظی معنی تجدید کرنے والے کے ہیں' لیکن اصطلاح میں مجدد اس شخص کو کہتے ہیں جو ان بدعات اور خرابیوں کو دور کر سکے' جن کی وجہ سے حقائق و معارف اسلام دوبارہ اپنی اصلی شان میں نظر آ سکیں۔

بظاہر نبی اور مجدد میں بڑی حد تک مشابہت پائی جاتی ہے' کیونکہ دونوں کا کام اصلاح خلق ہے' لیکن ایک اہم فرق بھی موجود ہے' جو دونوں کو ایک دوسرے سے جدا اور صاف طور سے متمیز کر دیتا ہے' وہ یہ ہے کہ نبی کتاب لاتا ہے اور خدا کا پیغام لوگوں کو سناتا ہے اور اس کتاب اور پیغام کی بنا پر لوگوں کو ایک نئے آئین اور نئے طریق کی طرف بلاتا ہے' وہ انبیاء ماسبق کا مطیع اور تابع نہیں ہوتا' یعنی وہ پرانے دین کو پیش نہیں کرتا بلکہ اپنا دین اور اپنی شریعت جاری کرتا ہے' اور اس کی بناء پر لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کرتا ہے' لیکن مجدد نہ کوئی کتاب لاتا ہے اور نہ نیا دستور العمل پیش کرتا ہے اور نہ کوئی دعویٰ کرتا ہے اور نہ منکرین و مومنین میں امتیاز روا رکھتا ہے' نہ اپنے منکرین کو کافر کہتا ہے اور نہ کسی نئے آئین کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے' نہ وہ کوئی امت بناتا ہے اور نہ شریعت میں کمی بیشی کرتا ہے' وہ جس نبی کی امت میں ہے' اس امت کے اندر رہ کر اسی نبی کے دین کو جس کا وہ خود پابند ہے از سر نو زندہ کرتا ہے' اس کی بعثت کا مقصد بدعات کا سینہ کا دور کرنا ہوتا ہے' یعنی وہ لوگوں کو صرف کتاب اور سنت کی طرف بلاتا ہے' جس کی طرف سے لوگ غافل ہیں' دعویٰ تو بڑی چیز ہے' اس کے لئے یہ بھی لازمی نہیں کہ وہ لوگوں سے یہ کہے کہ میں مجدد ہوں' اگر کسی نے کہا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مجددیت کا دعویٰ کوئی لازمی اور ضروری چیز ہے۔

تجدید کی نوعیت:

چنانچہ اپنے قول کی تائید میں فقیر ابوداؤد شریف کی شرح عون المعبود (ج:۴' ص:۱۸) کی عبارت پیش کرتا ہے' جس کا حاصل یہ ہے کہ:

تجدید سے مراد یہ ہے کہ کتاب اور سنت کے عمل میں سے جو باتیں مٹ چکی ہوں ان کو از سر نو زندہ کیا جائے اور لوگوں کو ان دونوں پر عامل ہونے کا حکم دیا جائے اور جو بدعات و محدثات اور امور غیر شرعی دین میں داخل ہو گئے ہوں ان کو بالکل نیست و نابود کر دیا جائے' چنانچہ مجالس الابرار نے لکھا ہے کہ امت کے لئے تجدید دین سے مراد یہ ہے کہ عمل بالکتاب والسنۃ میں سے جو باتیں مٹ چکی ہوں ان کو از سر نو زندہ کیا جائے اور ان کے اقتضاء کے مطابق حکم کیا جائے اور انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ کسی شخص کو یقینی طور پر مجدد نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں! اس کی طرف گمان کیا جا سکتا ہے' علمائے امت میں جو لوگ اس کے ہم عصر ہوتے ہیں وہ اس کے احوال کے قرائن اور اس کے علم سے استفادہ کرنے کی بدولت یہ قیاس کرتے ہیں کہ شاید وہ مجدد ہے جو شخص مجدد ہو اس کے لئے یہ لازمی اور ضروری ہے کہ وہ دین کے علوم ظاہری اور باطنی دونوں میں وحید العصر اور فرید الدہر ہو' سنت کا حامی ہو' بدعت کا قلع قمع کرنے والا ہو اور دنیا کے لوگ اس کے علم سے بیش از بیش بہرہ اندوز ہوں۔ نیز ملا علی قاریؒ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقات میں لکھا ہے کہ مجدد وہ ہوتا ہے جو سنت اور بدعت میں امتیاز کر کے دکھائے اور بدعت میں امتیاز کر کے دکھائے اور علوم کے دریا بہائے اور علماء کی عزت کرے' بدعات کا قلع قمع کر دے اور اہل بدعت کو ذلیل و رسوا کر دے۔

اس عبارت سے مجدد کا معنی اور مفہوم بالکل واضح ہو گیا' یعنی مجدد وہ ہے جو کہ:

۱:...... کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں سے جو کچھ مٹ گیا ہو اسے از سر نو زندہ کر دے' مثلاً اگر اس کے زمانہ میں لوگ توحید سے دور ہو گئے ہوں یا خدا تعالیٰ کے متعلق کوئی طریقہ ایسا رائج ہو گیا ہو جو کتاب اللہ میں مذکور نہ ہو یا شریعت حقہ کے کسی صریح حکم کو پس پشت ڈال دیا گیا ہو تو مجدد کا کام یہ ہے کہ لوگوں کو دوبارہ توحید کی طرف بلائے۔

۲:...... کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق حکم کرے' یعنی لوگوں سے کوئی بات ایسی نہ کہے جو کتاب و سنت میں مذکور نہ ہو اور نہ ان کو کسی ایسے کام کا حکم دے جو ان دونوں سے ثابت نہ ہو۔

۳:...... بدعات اور محدثات کو مٹا دے' بدعات اور محدثات سے مراد وہ امور ہیں جن کا شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم نہیں دیا' لیکن لوگوں نے خود اپنی مرضی سے یا دیگر مذاہب کی تقلید سے داخل مذہب کرتے ہوں اور ان کو نجات کے لئے ضروری سمجھ لیا ہو' بدعت کے لفظی معنی ہیں: ''دین میں نئی بات نکالنا'' اور یہی چیز ساری خرابیوں کی جڑ ہے' مثلاً دین اسلام میں نبوت کی دو قسمیں قرار دینا تشریعی اور غیر تشریعی حالانکہ کتاب و سنت میں ان کا کسی جگہ ذکر نہیں ہے۔

۴:...... مجدد وہ ہے جس کے لئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں' وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ نجات میری اتباع میں منحصر ہے' یا: ''بے بہرہ آنکہ دور بماند ز لشکرم'' اس کے ہم عصر علماء اس کی خدمات دینی' اس کی علمیت' اس کے زہد و اتقاء' اس کی روحانیت' اس کی پاکیزگی' اس کی فیض رسانی کو دیکھ کر اس کے متعلق حسن ظن قائم کرتے ہیں کہ غالباً یہ شخص مجدد ہے اور آئندہ نسلیں اس کے کارناموں کی وجہ سے اسے مجدد کے لقب سے یاد کرتی ہیں' مثلاً ہندوستان میں حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ کہ آج دنیائے اسلام ان کو اپنا سرتاج سمجھتی ہے اور دل و جان سے ان کی دینی خدمات کا اعتراف کرتی ہے۔

عبارت میں دو لفظ قابل غور ہیں: نمبر ایک: غلبہ ظن اور اتفاق علماء یعنی مسلمانوں کی اکثریت کا گمان غالب یہ ہوتا ہے کہ فلاں شخص مجدد ہے اور یہ گمان کس

وجہ سے ہوتا ہے؟ محض اس لئے کہ لوگ اس شخص کے جاری کردہ چشمہ ہائے علوم سے جوق در جوق سیراب ہوتے ہیں۔

۵:......مجدد وہ ہے جو اپنے زمانہ میں علوم ظاہری و باطنی میں اپنا جواب نہ رکھتا ہو‘ واضح ہو کہ مذہب اسلام ایک روحانی مذہب ہے اور اس کے معیار فضیلت بھی روحانی ہیں‘ جس طرح بزرگی کا معیار تقویٰ ہے‘ اسی طرح فضیلت کا معیار علم ہے‘ مجدد کی سب سے بڑی شناخت یہ ہے کہ وہ علوم ظاہری اور باطنی دونوں میں ایسا بلند پایہ رکھتا ہو کہ اس کے ہم عصر علماء اس کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کریں‘ واضح ہو کہ علوم ظاہری کے ساتھ علوم باطنی کی بھی شرط ہے‘ یعنی اگر وہ ایک طرف مبتدعین اور اہل ہواء کی تردید کے لئے علوم عقلیہ ونقلیہ میں نہایت بلند مرتبہ رکھتا ہو کہ بدلائل نیرہ ان کے وساوس اور اعتراضات کو رفع کرسکے تو دوسری طرف مسلمانوں کو روحانیت کے بلند مقام پر پہنچانے کی صلاحیت اور قابلیت بھی رکھتا ہو‘ یعنی مجدد کے لئے یہی کافی نہیں کہ وہ چند کتابیں لکھ دے‘ چند مناظرے کرے‘ چند نظمیں شائع کردے‘ چند پیشگوئیاں کردے‘ بلکہ ان سب باتوں کے علاوہ علوم باطنی میں بھی اس کا پایہ اس قدر بلند ہو کہ وہ اپنی روحانیت سے لوگوں میں انقلاب پیدا کرسکے اور جو لوگ خداتعالیٰ سے ملنا چاہیں ان کو خدا سے ملا سکے۔

۶:......جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرے اور اس کی کوششوں سے سنت کو بدعت پر فتح حاصل ہو‘ یعنی وہ سنت کا ناصر ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہو۔

۷:...... جو بدعات کا قلع قمع کردے‘ ان کی لغویات عالم پر آشکارا کردے۔

۸:......جو مسلمانوں میں علوم کا چرچا کردے۔

۹:......جو علماء کی عزت کرے۔

۱۰:......جو اہل بدعت کو ذلیل ورسوا کردے۔

خلاصہ اس تمام بحث کا یہ ہے کہ:

۱:......مجدد کے لئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں۔

۲:......عام مسلمانوں کے لئے مجدد کی شناخت فرض نہیں۔

۳:......اس کے تقدس وتورع اور اس کی خدمات دینیہ کو دیکھ کر اس کی طرف گمان کیا جاتا ہے کہ وہ مجدد ہے۔

۴:......وہ لوگوں کو کتاب اور سنت کی طرف بلاتا ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ ایک صدی میں صرف ایک ہی مجدد مبعوث ہو اور نہ یہ ضروری ہے کہ سارے علماء کا ایک شخص کی ذات پر اتفاق ہوجائے اور یہ اس لئے کہ دین میں مجدد کی حیثیت صرف خادم اسلام کی ہے‘ اس کا کام لوگوں کو خالص اسلام کی طرف بلانا ہے‘ جو کتاب و سنت میں مندرج ہے اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بہ فضل ایک سے زائد اشخاص کو عنایت فرمادے‘ چنانچہ شارح ابوداؤد نے شرح مذکورہ بالا میں صفحہ۱۸۱ پر ایک فہرست ان بزرگان ملت کی مرتب کی ہے‘ جن کو امت اسلامیہ نے مجدد وقت تسلیم کیا ہے‘ ذیل میں اسے بھی نقل کئے دیتا ہوں تاکہ میرے دعویٰ پر دلیل ہو:

پہلی صدی: حضرت عمر ابن عبدالعزیزؒ دوسری صدی: حضرت امام شافعیؒ تیسری صدی: ابن سریجؒ چوتھی صدی: امام باقلانیؒ یا امام اسفرائینیؒ یا حضرت سہلؒ پانچویں صدی: امام حجۃ الاسلام محمد الدعوغزالیؒ چھٹی صدی: امام رازیؒ صاحب تفسیر کبیر‘ ساتویں صدی: ابن دقیق العیدؒ آٹھویں صدی: امام بلقینیؒ یا حافظ زین الدینؒ نویں صدی: امام جلال الدین السیوطیؒ دسویں صدی: امام شمس الدین ابن شہاب الدین رملیؒ گیارھویں صدی: حضرت مجدد الف ثانیؒ یا امام ابراہیم بن حسن کردیؒ بارھویں صدی: حضرت شاہ ولی اللہ یا شیخ صالح بن محمد نوح الفلانیؒ یا السید المرتضیٰ الحسینیؒ تیرھویں صدی: مولانا محمد قاسم دیوبندیؒ یا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ یا قاضی حسین بن محسن انصاریؒ۔

اس فہرست کے خاتمہ پر صاحب عون المعبود صفحہ۱۸۲ پر یوں لکھتے ہیں:

”میرا گمان یہ ہے کہ ان تین حضرات میں سے کوئی ایک صاحب اس صدی کے مجدد ہیں۔“

ممکن ہے ممالک روم وشام ومصر وعراق میں کسی دوسرے شخص کو یہ مرتبہ نصیب ہوا ہو‘ کیونکہ یہ تینوں بزرگ ہندوستان کے باشندے تھے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مختلف ممالک میں مختلف بزرگان امت اس مرتبہ پر فائز رہے ہوں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مختلف لوگوں نے مختلف بزرگوں کو مجدد تسلیم کیا ہو۔

اس فہرست کے مطالعہ سے یہ بات بھی ظاہر ہوسکتی ہے کہ بعض صدیاں ایسی گزری ہیں‘ جن میں مجدد کی شخصیت کے متعلق علمائے امت میں اتفاق آراء نہیں ہوسکا‘ مثلاً چوتھی‘ آٹھویں‘ گیارھویں وغیرہ۔

صاحب عون المعبود نے اپنے زمانہ کے تین بزرگوں کا نام پیش کرکے لکھا ہے کہ میرے ظن (خیال) کے مطابق ان تین بزرگوں میں سے ایک بزرگ مجدد ہوگا‘ یہاں پر لفظ ظن قابل غور ہے‘ انہوں نے یہ نہیں لکھا کہ میرا یقین ہے کہ فلاں شخص مجدد ہے بلکہ محض اپنا گمان لکھا ہے اور تین صاحبوں کا نام لکھا ہے‘ پس معلوم ہوا کہ نہ مجدد کے لئے دعویٰ کرنا ضروری ہے اور نہ مسلمانوں پر اس کی شناخت فرض اور واجب ہے۔

جب مجدد کی خدمات دینیہ کا آفتاب نصف النہار پر جلوہ گر ہوتا ہے تو مسلمان خود بخود اس کی روشنی سے مستفید ہوکر اس کے آفتاب ہدایت ومرکز کرامت ہونے کے معترف ہوجاتے ہیں اور عوام درکنار خود علماء کا سر اس کے سامنے جھک جاتا ہے۔

(جاری ہے)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

اصل کامیابی

مولانا ابوالکلام آزادؒ نے فرمایا:

ساری فیروز بختی وجواں طالعی کا معاملہ آج نہیں کل فیصل ہونے والا ہے: ’’یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ‘ ‘اصلی فیروز مندی وہاں کی فیروزمندی ہے‘ اور جواں بخت وہی ہے جو اس آنے والے دن کی آزمائش میں پورا اترے: ’’لکل امری منھم یومئذ شان یغنیہ ‘‘ اگر وہاں روح وریحان وجنت نعیم‘ اور فوز عظیم کی فیروزی وکامرانی ہاتھ آئی‘ تو پھر بخت‘ بخت ارجمند ہے اور طالع‘ طالع بلند‘ لیکن اگر: ’’وجوہ یومئذ علیہا غبرۃ ترھقہا قترہ ‘‘ اور ’’لا بشریٰ یومئذ للمجرمین ‘‘ کی رسوائی ومایوسی ملی‘ تو پھر نہ اس حرماں نصیبی کے لئے کبھی امید ہے‘ نہ اس ماتم مسرت کے لئے کبھی خاتمہ‘ بخت اسکندری وتخت جمشیدی ہاتھ آئے‘ تو لے کر کیا کیجئے:

گر بدانم کہ وصال تو بدیں دست دہد
دل و دیں راہمہ در بازم و توفیر کنم

مزید ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

اصل یہ ہے کہ اس راہ کی کامیابی کا سارا دارومدار‘ قطع ووصل اور شکستگی وپیوستگی پر ہے اور قرب ایک منزل ہے‘ جس تک پہنچنے کی راہ بُعد ہی میں سے ہو کر نکلی ہے‘ یعنی ایک سے ملنے کے لئے سب کو چھوڑنا اور ایک سے جڑنے کے لئے سب سے کٹنا‘ اس دروازہ کا کھلنا اس پر موقوف ہے کہ وہ تمام دروازے بند کردیئے جائیں جو پہلے کھول دیئے گئے تھے:

در قبول نظر عشق ہزاراں شرط ست
اول از عافیت رفتہ ندامت باشد

(ہفت روزہ ’’الہلال‘‘ ج:۵‘ جولائی ۱۹۱۲ء)

احتساب

قبل اس کے کہ ہم پر شہادت دی جائے‘ بہتر ہے کہ خود آپ ہی اپنے لئے شاہد بن جائیں: ’’اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا ‘‘ اور ہم شہادت دیں یا نہ دیں‘ خود ہمارا وجود ہی سرتاپا شہادت ہے: ’’بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ ‘‘ ہاتھ پاؤں کی شہادت پر تعجب کیوں ہو‘ جب اس دنیا ہی میں دیکھ رہے ہیں کہ اس کا ہر لمحہ یوم الاشہاد کا حکم رکھتا ہے اور خود ہمارا قرین بغل ہی دم بدم شہادت دے رہا ہے: ’’لا اقسم بیوم القیامۃ ولا اقسم بالنفس اللوامہ ‘‘ البتہ ساری ہلاکت اس میں ہے کہ ہنگامہ غفلت وخود فراموشی میں نفس لوامہ کی صدائے شہادت بہت کم کانوں تک پہنچتی ہے‘ اور پہنچتی ہے تو خود ہمارے ہی ہاتھ سرشاری وبدمستی کے نقاروں پر اس زور سے پڑ رہے ہیں کہ ان سے شوروغل میں یہ سرگوشی ملامت کب کام دے سکتی ہے! ’’الا یہ کہ: ’’صیحۃً واحدۃ فاذا ھم خامدون ‘‘ کی گھڑی سر پر آجائے۔

(ہفت روزہ ’’الہلال‘‘ ج: اول‘ ص:۴‘ جولائی ۱۹۱۲ء)

GD. NO. SS-160

فرما گئے یہ ہادی — لا نبی بعدی

بمقام **جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر**

کورس رد قادیانیت و عیسائیت

زیر سرپرستی
مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
مخدوم العلماء پیر طریقت حضرت قبلہ نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم

نامور علماء ◉ مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے انشاءاللہ

بتاریخ

۴ تا ۲۷ شعبان ۱۴۲۸ھ

18 اگست تا 10 ستمبر 2007ء

- کورس میں شرکت کے لئے کم از کم ◉ درجہ رابعہ ◉ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب رد قادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی اور بہتر پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- کورس میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی لف ہو۔
- اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔
- **پتہ ترسیل درخواست** دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

زیر اہتمام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ◉ چناب نگر ◉ چنیوٹ ضلع جھنگ

فون: 047-6212611